

این چه رحمت است که از روح بقا آوردم	این چه رحمت است که از روح خدا آوردم
بلبل دل شده راجه بهار شنا آوردم	بان دل غم و راضی ده ایمان باشند

احمد شاه الملک الغفار که این رساله تجلیه الانوار و سلاحه جلیه الابرار است

خیر الامصار مدینه الاضطرار

تتمت این رشق الاصابع و منشی محمد بهار است که در مطبع مطبع شد

این چه رحمت است که از فیض بخشان	کنج بهار با طایف لقا آوردم
---------------------------------	----------------------------

مدح طاباورد و خجوری هر دم	این چه رحمت است که از بحر وفا آوردم
---------------------------	-------------------------------------

۱۸۴۵

۱۳۱۵

شیراز

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِهِ تَوَكَّلْتُ

صمد برادران بنادر شکر خالق نور و نازک این رساله سال الفیروز الفوارم و مسوومیه



از تالیف جمیع مصنفین مسکین محمد بنیر الدین صامد الله عن شکر الحاسدین

کتابها المطامع الاصباح کردیه
مطبع دیوبند بحسن مطبوعه

<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ</p>		
<p>کیا قدر مروان کو جو دشمن اہل جہان کیا قدر بوجہل کو جو پیشوا کفر کا کیا قدر جانے ولیدی جو کہ مجنونِ جہان کیا نیریدی کو قدر وہ کو چشمی ہر زمان کیا قدر جعدہ ثمر کو چنے لعلِ انس و جان کیا قدر جانے ولیدی جو زینبی بگیاں</p>	<p>قیمت خاک مدینہ جان عثمان پر عیان جانِ صمدی فدا بلا باپہ دایم ہاسرو ہے عروج جان مومن پنجگانہ جو نماز لولو و مرجان عزیز جان زہرا بالضرور حامل لولو و مرجان مصطفیٰ اہل بصر اعتقاد پو بر سرِ حسن ربی ضرور</p>	
	<p>ہے خمیور کیا قدر نزد خوری بالیقین کیا و ہالی کو قدر جو منکر شاہ شہان</p>	
<p>کیا قدر اہل دلالت کو جو وہ انیسگان یا محمد ہے ترم او نجا باد در و روان جس مکان میں ہو بیان او سپر ہو قیاس پھر ثنا و آفرین جبریل گوید شادمان مستقیم او سپر بین یارب او سکے ناظر اس مہینہ با سکیںہ کو جو منظرِ عشیان نیز نزد مصطفیٰ وہ افضل جملہ جہان</p>	<p>اس سال کا قدر اہل رسالت پر منیر اس گل وردی پہ شیدا بلبلان باغِ عشو ذکرِ شہرِ مصطفیٰ جو قوت ایمانِ دل ہو وہ مجلسِ مجمع انوار و رحمتِ کردگار جو عقیدہ اس حمیدہ میں سدیدہ آشکار وہ بلاداد شد میں فضل سے جانیں بالیقین تب تو ہوں وہ فضل الایمان عند اللہ ضرور</p>	
	<p>فضل الایمان کچھ ہے فضل ہو ضرور یہ خیوی در حضورِ شہ کون و مکان</p>	
<p>فضلِ جملہ و را پر استقل الفرقہ ان</p>	<p>فضلِ صلوات ہم تسلیم اکمل ذات حق</p>	

وہی نورِ قدیمی ذاتِ ابدی وہ اَوَّلِ آخر و ظاہر و باطن وہی ہے شاہِ جملہ خلائق ہوا ہے اور جو ہوتا قیامت وہ سب اوپر عیان چون کفِ در یہ مضمون حدیثِ مصطفیٰ ہے	وہ فضلِ سب سے مستغنی و صمدی وہ ناظرِ حاضرِ کُلِّ المَواطِن کہ وہ اُمّی و ہی اصلِ حقائق زنجیر و شتر بھی ذلتِ کرامت کہ ہستی کو اویسیکی ذات سے ہست جو از ابنِ عمر وہ پُر صفا ہے
--	---

قد اخرج الطبرانی عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الاکبر انہما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی المحکم ان اللہ قد رفع
لی الدینا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن بہا الی یوم القیامۃ کما انظر الی کفہما

نہ سایہ او نگارِ مسایہ نہ دایا وہ صفحاتِ کلامِ اللہ پہ آیا بشر ہوتا اگر وہ در حقیقت تو وہ عبدِ خدا ہے در شریعت تو فضل اور اجل کے سزاوار جو وہ بلدِ امین شہرِ خدا ہے وہ گرچہ شہرِ ایزد پر لطافت جو بہنِ خلعاتِ درگاہِ خداوند محبت کا وہ خلعت ہے موبد جو اسما و نین بہنِ اسمائے فضل	کہ پتلی میں وہ سایہ ہے سما یا تو آکر اوسنے یہ معنی بتایا تو سایہ کیون نہ ہوتا در طریقت وہی واللہ خدا ہے در حقیقت وہی نیکیا اوسی سے جملہ سرشار تو او سمین مولہ خیرہ الورا ہے ولے احمد سے اوسکو ہے شرافت تو او نین جو کہ فضل اور دلہند تو وہ مخصوص ہے بہر محمد بھی فضل میں جو اجل اور اکمل
--	---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد افضل جملہ سالق
محمد مدد جملہ حقانق
کیا پیدا خدا نے جو عوالم
تو افضل اونہیں جو نزد خدا ہے
جو اول سے افضل اور اجل
تو او سے اصل احمد بر ملا ہے
وہ ریزہ کُنت کُنْزِ ادر با ہے
وہ باطن احدیت سے مصطفیٰ
وہی ہے برزخ کُبریٰ بلاریب
وہ حُب اللہ حبیب اللہ بیا ہے
وہ ظلماتِ تو سط سے مُبَرّا

مدینہ ہے بلا دانستہ پہ فائق
مدینہ مخزن اہل دقانق
ز فوق و تحت دیگر جو اودم
وہی مخصوص بہ مصطفیٰ ہے
وہ ہے نورِ قدیم نزدیک اکل
احد بے میم فیض کسبیا ہے
وہ فیضِ احدیت ہے امترا ہے
وہی بندہ حقیقت بین خدا ہے
او دھر خالق ادر مخلوق بے عیب
ختم جسر خدا نے جب کیا ہے
مَجْمَع نور شرکت سے مُعَرّا

نسا جملہ جو فضل در جہان ہیں
 سلام اللہ سے دائم وہ معظّم
 نسا کے مصطفیٰ و دیگر جو عظمیٰ
 وہ اُمّ المؤمنین ہیں در مقامات
 وہ جملہ طیبہ از نصّ ظہر
 جو خلوت تھا سے افضل بیگمان ہے
 خلیل اللہ جو ہیں وہ قطب توحید
 سرافیل و دیگر میکال و جبریل
 تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زہار
 کہ اوس خلوت کے آسرا نہانی
 وہ ہیں بیشک منترہ از نشانی
 وہ ستر ستر کے اسرار جانی
 وہ میم احمدی معدوم اوسجا
 کہ ستر احدیت سے جو احد ہے
 نہ اوسجا کام ساجد اور مسجود
 نہ میں تو کی و با نیر کچھ جدائی
 نہ ابراہیم کی سجار سائی
 تو کیا اسکے سوا قول بیانی
 بگوش ہوش بشنوار نہ جانا

تو فضل و نسی وہ کبریٰ عیان ہیں
 کہ وہ مخصوص بہر ذات اعظم
 فضیلت میں وہ بیشک بعد کبریٰ
 کہ وہ از و اج ذاتِ صہل ہر ذات
 کہ وہ مخصوص بہر ذاتِ اظہر
 وہ فوق عرش خلوت لامکان ہے
 وہ جدّ انبیا ہیں اہل تجرید
 ملائک میں جو ہیں وہ اہل تجیل
 نہ اوس دربار میں او نلو کہے بار
 مکانی کے نہ لائق لامکانی
 کہ ستر احدیت سے ہیں وہ نشانی
 نہ جانتو او نسی کچھ حاصل نشانی
 محمد بھی محمد سے مستدّا
 وہی قائل وہی سامع صمد ہے
 نہ اوسجا نام عابد اور معبود
 وہی یکتا و مان جسکی خدائی
 نہ جبرائیل کو اوسجا ربائی
 وہی سبحان ربّی لامکانی
 نشان بے نشانی ستر آؤ نا

محمد اور احمد وہ عیان ہے
 وہ ہیں مخصوص بہر ذاتِ امجد
 وہ ہے بے یم ہم بایم لاریب
 بناتِ جملہ عالمین جو فصل
 وہ نعمتِ سیدِ خیرِ الورا ہے
 رضا او کی رضا کے کبریا ہے
 غضب او کا کسی پر ہونہ ظاہر
 اذیت جسے ہو خیر النساء کو
 جو ایسی ذاتِ مقبولِ خدا ہے
 جو ذریات و جمہلہ عوالم
 وہ سردارِ جوانانِ جنان ہیں
 جو حب او کی وہی لاریب ایمان
 وہی ایمان رضا کے مصطفیٰ ہے
 اہانت او کی بس کفر و جفا ہے
 جو اہل بیت کا مودی نہان ہے
 ہوا او کی شہادت سے جو منکر
 محبت او کی ہے انسانِ ایمان
 تو وہ حسنین جو نو چندا ہیں
 علی الاطلاق سیدۃ النساء جو

وہ از اسرارِ ایزد بگمان ہے
 اَحد بایم ہے جو نورِ ایزد
 منترہ قیدِ میسی سے نہ کچھ عیب
 وہ ہے زہرائے اطہر اور اکمل
 وراہین وہ درائے ماوراء ہے
 رضا کے مصطفیٰ ہے امتر ہے
 کہ وہ غضبِ خدا ہے نزد ماہر
 تو ہوا اسے اذیتِ مصطفیٰ کو
 تو وہ مخصوص بہر مصطفیٰ ہے
 تو ہیں حسنین او نہیں ذی مکارم
 جنان میں سب فضل وہ عیان ہیں
 وہی ایمان رضا کے خالقِ جان
 نہ اس ایمان سوا ہرگز وفا ہے
 یقیناً وہ جفا بر مصطفیٰ ہے
 وہ ملعونِ خدائے دو جہان ہے
 شریعت میں وہ ہے لاریب کافر
 نہ انسان ہو تو کیا ایمانِ انسان
 تو وہ مخصوص بہر مصطفیٰ ہیں
 وہ ہے کبریٰ خدیجہ ذاتِ خوشخو

جو در روزِ قیامت شافعین ہیں
 تو اول سب کے شاہِ مرسلین ہے
 تو وہ جملہ شفاعتِ نزدِ ایزد
 بھی عظمیٰ جو شفاعتِ نزدِ غفار
 کہ تو زانِ غضب ہو اور سے مسدود
 تو وہ رُتبہ ہو مخصوصِ لاریب
 وہ خلفا جو کہ بعد از انبیا ہیں
 نبوت کا نہوتا اگر ختمِ کار
 تو وہ وزرائے شاہِ دو جہان ہیں
 خصائصِ انکے از قرآن ہویدا
 تو وہ مخصوص بہر ذاتِ احمد
 جو اخوانِ اصفاء در جملہ عالم
 شمار او ہکا شمارِ انبیا ہے
 مظاہرِ انبیا کے وہ عیان ہیں
 علومِ انبیا سے وہ مکرم
 اگرچہ وہ طفیلیِ بگیان ہیں
 وہی ہیں حاملانِ دینِ سلام
 چو پروانہ وہ بر شمعِ خدا ہیں
 وہ جان و مال سے احمد پہ قربان

وہ بارہ قسمِ جملہ بالیقین ہیں
 بھی آخر سب کے وہ نورِ مبین ہے
 ہوئی ہے بالاصالہ بہرِ احمد
 نہ ہوا انکے سوا دیگر سے زہار
 کرے جملہ خلایق حمدِ محمود
 برائے ذاتِ احمد جو کہ بے عیب
 صحابہ میں وہ فضلِ اصفیا ہیں
 تو ہوتے وہ بنی بنِ الورا چار
 وہ مددِ وحانِ خلاقِ جنان ہیں
 کہ اوس شمعِ خدائی پر وہ شیدا
 کہ ورد او ہکا محمد یا محمد
 تو اصحابِ مکرم سے نہ اکرم
 شمار او ہکا شمارِ اولیا ہے
 مناظرِ کبریا کے بگیان ہیں
 نہیں بل اولیٰ سے فائق وہ معظم
 ولے بر تر اسیل و نسے عیان ہیں
 وہی ہیں دینِ سلامی کے اعلام
 خدا کے خلق پر وہ سب فدا ہیں
 کہ صد جان او نکو او جانے ہر آن

<p>صفت پر ذات جب ہو نور افشان اوٹھی دوئی عد سے لامکان مین ملے دو قوس جب او سل مکائین بنایک دائرہ اوس بے نشانین تو بے گنت گنت کسنا جو نہانی وہ محبت ذات یکت اجاودانی جو آب بحر ہو دریا مین زخار تو دریا سے نہ ہرگز وہ جدا ہے رہا جب میم بر عرش مقدس ہوا جبکہ احد پیر شین وہی قائل وہی سامع یکے دان بیان لامکان ستر نہانی</p>	<p>تو ہو جملہ صفت در ذات پہنہان رہا ایک بے عد ستر نہان مین تو آواز دنی رہا پھر بے نشان مین تو روئے وصل تب آیا عیان مین وہ آجبت یکے یکت انشانی وہی محبوب اقدس لامکانی تو ہے وہ بحر و اشد نزدیک تو نور حق نہ کیونکر اب جدا ہے احد کیونکر نہ ہو یکتا کے اقدس تو یکتا وہ سمیع بھی بصیر وہی رائی وہی مرنی یکے جان نہ ماہر اوستے جملہ اسمانی</p>
---	--

نہ جبرائیل پر وہ ستر پیدا
خیوری عاشقون پر وہ ہویدا

<p>تو اوس خلوت سے ہے مخصوص طہ مراتب مین جو رتبہ کہ امجد علی الاطلاق اوس مین جو مشفع وہی اصلی شفیع المذنبین مین شفاعت کے جو مین انواع و قسام</p>	<p>کہ وہ شرکت سے دائم ہے مہمرا وہ ہے کلی شفاعت نزدیک تو اوسکا جو مقالہ ہے وہ شمع طفیلی اونکے دیگر شافعین مین تو سب مین وہ صلی اہل انعام</p>
---	---

نہ جملہ سے فائق دید یزدان
 اُمم بھی انبیائے پاک اطوار
 تو یہ امت اُمم سے جو کہ اکرم
 یہ مثل انبیا او سے مکرم
 طفیلی کے طفیلی وہ امم ہیں
 تو یہ امت جو فضل بر ملا ہے
 عبادت کے لئے جو روز فضل
 تو یہ امت ہوئی او سے مکرم
 ولے روزِ دو شنبہ او سے فضل
 لیالی میں جو لیلى القدر فضل
 جو لیلى مولدِ خیرِ الورا ہے
 تو وہ دونو لیالی جو کہ منصوص
 مہینو میں جو فضل ماہِ رمضان
 وہ دونو ماہ جو مذکور بالا
 کتابو میں جو فضل ہے وہ قرآن
 علومو میں جو فضل علمِ باطن
 تو وہ مخصوص بہر ذاتِ احمد
 نہ ہر دو علم سے مخصوص زہبار
 کہ ظاہر اور باطن سے وہ جامع

وہ احمد کے لئے مخصوص ہر آن
 طفیلی او کے ہین در دیدِ غفار
 تو بیشک دیدِ ایزد میں مُقدم
 کہ تابع ذاتِ احمد ہے یہ ہر دم
 کہ اس امت سے وہ پستِ ستم ہین
 تو یہ مخصوص بہرِ مصطفیٰ ہے
 وہ روزِ جمعہ اجل اور اکمل
 طفیلِ صاحبِ خلقِ معظم
 کہ ہے او میں ظہورِ ذاتِ اجل
 تو افضل او سے بیشک نزد اکمل
 کہ رحمتِ اسین بس بے انتہا ہے
 محمد اور احمد سے وہ مخصوص
 تو مولدِ شہرِ فضل او سے ایجان
 وہ ہین مخصوص بہرِ شاہِ طاہر
 تو وہ مخصوص بہرِ ذاتِ فرقان
 کہ وہ چون روح در جملہ موطن
 محمد علمِ ظاہر سے وہ اُمجد
 کوئی از انبیا نزدیکِ غفار
 شریعت بھی حقیقت سے وہ لامع

وہ سب مخصوص یارِ مصطفیٰ ہیں
جو درجہ عوالم اولیا ہیں
تو فضل اولیا کے مصطفیٰ ہیں
قلوب اونکے چہ قلب انبیا ہیں
اگرچہ وہ طفیلی در مقامات
جو جملہ معجزات انبیا ہیں
تو اولیٰ ہے یہ ولیوں کی کرامات
کرامت کے جو منکر شقیہا ہیں
جو منکر معجزات انبیا ہیں
تو جملہ اولیا کے مصطفیٰ جو
تو وہ چین انبیا ہیں در مقامات
نبوت کا نہوتا گریختم کام
وہ مخصوصان امت مصطفیٰ ہیں
کیا پیدا خدا نے جب آدم کو
تو گنہگار امت او نہیں فضل
ہوئی نور محمد سے یہ پیدا
ہوئیں دیگر آدم پیا جہان میں
انبیا کے خولش لا ریب
محمد اور او نہیں بالیقین ہے

وہ خاصان دیارِ اجتہا ہیں
بھی درجہ اُمم جو اصفیا ہیں
جو اس امت میں جملہ اتقیا ہیں
علوم اونکے ز علم مصطفیٰ ہیں
اصیلوں سے وہ برتر در کرامات
ز آدم تا بسید اصفیا ہیں
اس امت میں وہ عالی مقامات
وہ منکر معجزات انبیا ہیں
وہ ملعون جناب کبریا ہیں
وہ اس امت میں دائم خوب خوش
بجائے معجزہ اونکی کرامات
تو ہوتے وہ نبی در دینِ سلام
وہ امت میں بسے اہلِ وفا ہیں
کیا تقسیم پیرا و پیرا ہم کو
ہوئی برتر ہم سے بسکہ اکمل
تو چون پروانہ ہے اونپہ شیدا
ز آدم تا بسید در میان میں
حدیثوں سے یہی روشن بلا عیب
توسط انبیا و مرسلین ہے

<p>کہ خلقِ خلق سے یکتا وہ مقصود شفیعِ خلق اوس مرقد میں دائم وہی روحِ عوالم بالیقین ہے اوس کی خاکِ پا فرشی زمین ہے وہی لاریب ہے ربِّ العوالم وہ مرقدِ فضلِ عرشِ برین ہے جو ہمایہ ہے اوس کا وہ مدینہ تو کیونکر ہونگے سے وہ فضل اگر ہوتا بلادِ اللہ میں فضل تو ہوتا اوسین لایہ مرقدِ پاک تو اب ثابت ہوا نزدیکِ اکمل وہ لایہ منظرِ ذاتِ خدا ہے وہ لایہ منظرِ نورِ خدا ہے خدا اوس مصطفیٰ سے کب جدا ہے</p>	<p>وہی ساجد وہی ہے ذاتِ مسجود وہی روحِ خدا ہے زندہ قائم اوس سے زندہ یہ کون و کین ہے اوس کے فیض سے عرشِ برین ہے مفیض فیضِ بر جملہ اودام وہ کہے سے بھی فضلِ بالیقین ہے مدینے میں وہ مرقدِ چون نگینہ کہ وہ لاریب ہے عند اللہ اجل مدینے سے کوئی بھی شہرِ اکمل کہ لائق وہ برائے ذاتِ لولاک مدینہ ہے بلادِ اللہ میں فضل کہ اللہ اوس میں مرقدِ مصطفیٰ ہے خدا کا نورِ حسین مصطفیٰ ہے کہ وہ اوس مصطفیٰ سے جدا ہے</p>
--	---

خیو رمی کا جہان یکتا خدا ہے
وہی فضل اوس پر دل خدا ہے

<p>عقیدہ ہے یہی جو کچھ کہ مذکور دلیلوں کا نہ اوس میں کچھ گزر ہے کہ لایہ محب کا اثر ہے</p>	<p>مدینہ سب سے فضل جائے پر نور دلیلوں پر نہ کچھ میری نظر ہے کہ کوئے یارِ فضل بے خطر ہے</p>
---	--

<p>سوا ذاتِ حبیب اللہ آنور وہی دارِ علوم کبریا ہے وہ سب بکسرِ علم پُر صفا ہے تو اون علموں سے وارث ہیں یہ علما شریت بھی حقیقت اون پہ ظاہر نہ موسیٰ پر علومِ خضر ظاہر اگرچہ خضر بھی از انبیا ہے علومِ غوثِ ایزد بکسرِ زخار وہ بیک از علومِ مصطفیٰ ہے نہو وے خضر کو اوسجا رسائی لدائن علمِ خضر ز جو کہ طساہ یہ خضریٰ مصطفائی مشربانِ ہین غرض جو چیزِ فضل ہے جہانمین وہ سب مخصوص بہ مصطفیٰ ہے جو مطلوبِ خدا اون کی رضا ہے</p>	<p>کہ علم اوسپر ختم شد اکبر وہی علمِ علومِ انبیا ہے کہ قطرہ اوستے علمِ انبیا ہے یہ مثلِ انبیا ہا دیئے کمال نہین جیسے کلیم اللہ ماہر نہ علمِ اولیا سے خضر ماہر ولے ان اولیا پر وہ فایا ہے ولے پیدا نہ ساحل اوسکا زہار خبر اونکی وہ از سیرِ خدا ہے کہ ہے وہ مرکزِ دورِ خدائی وہ ہے ہر آن ان ولیون پہ ظاہر کہ زیرِ پائے شمشیرِ گر دن نہان ہیں مکانمین ہو ویا کہ لامکان مین کہ وہ لاریب محبوبِ خدا ہے کہ وہ نورِ قدیم نورِ خدا ہے</p>
---	---

تو کیوں کر اب خیمور می سے ادا ہو
شنا اوسکی کہ جسکا حق رضا جو

<p>تو شہرِ ون مین جو فضل ہے مدینہ تو وہ مخصوص بہرِ مرتد پاک</p>	<p>مدینہ سعدنِ جسدِ کینہ کہ ہے جیسے ہو پیرِ اسٹرِ لولاک</p>
---	---

اعلم انہا القصبی والمحت الوفی ان قبر سیدنا الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 فصل لبقاع بالاجماع: وسیدا لقبور بلا نزاع: حتی من العرش والکعبة الشریفة
 لانه محل الاعضاء الملیفة: والخلاف الواقع بین الائمة العظام: فیما عداہ
 وما وراء بیت اللہ العلام: کما هو مصحح فی کتابی نغم الملبین: من ذرہ المہر للتحقیق
 یعنی قبر شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کعبہ اور عرش سے فضل علی الاطلاق ہے:
 یہ فضیلت نزدامہ کبار ثابت بالاتفاق ہے: اسین کیسا گہر گزینین نزاع ہے:
 کیونکہ ثبوت اسکا بالاجماع ہے: اور ماورائے قبر جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
 والتسلیم اور سوائے بیت اللہ العظیم دونوں شہر و نکی فضیلت میں اختلاف مشہور ہے:
 بعض حکماء کو اس کے نزدیک شہر مکہ شہر مدینہ سے فضل بعض مفسر ہے: اور اکثر کلماء نے
 فرمایا کہ شہر مدینہ ہاسکینہ شہر مکہ مکہ سے فضل بالضرور ہے: اور یہی فرمان واجب لافغان
 نزد عاشقین صادقین از بسکہ مستحق و پُر نور ہے: اور یہی اعتقاد پُر سدا
 سعدان و داد علامت کمال ایمان و نوال عرفان بلا فتور ہے: اور یہی امر براہین
 قاطعہ اور مضامین ساطعہ سے از بسکہ ہویدا و پیدا موجب سرور و موفور ہے۔ شہر

وَمِنْ مَدَائِهِ حَتَّى الدِّيَارِ لَا كَهْلَهَا | وَلِلنَّاسِ فَمَا يَجْشِقُونَ مَذَاهِبُ

ای عزیز وافر تمیز ادا حضرات علما خوب طاعت میں لاث اما مذہب عاشقین اور مشرب محبین پر
 ع جانب عشق عزیزت فرو گذارش: قال علیہ الصلوٰۃ والسلام: وعلی الذی اخرج الکلام:
 ان المدائین خیر من مکہ رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر وغیرہ من النخایر علیہم صلوات اللہ الفدیش
 یعنی مدینہ منورہ فضل البلاد ہے۔ مکہ معظمہ سے فضل نزد اہل واداء ہے۔ مکہ مکرمہ نظر انوار جلال الی الا اللہ
 انکار ہے: مدینہ معظمہ نظر اسرار محمد رسول اللہ انکار ہے: اور تصدیق محمد رسول اللہ پر ایمان کا مدار

کہ وہ جس شہر میں مسند نشین ہے
 اوسے میں نو ایمان اور دین ہے
 کہ وہ پیش نظر ہر دم عیان ہے
 اوسیکے نقش کا یہ دل نگینہ
 جو گوش ہوش میں اوسکی ندا ہے
 کبھی میں شرق میں باسینہ بریان
 گئے چون باد در ملک شمالی
 پریشان خاطر و حیران پھروں میں
 شاہ اب خون کبابِ دل غذا ہے
 یہی ہے ورد ہر دم اس زبان سے
 کہ ہووے میرا مدفن وہ مدینہ
 مدینے کی زمین ہووے نہ خُرسند
 تو صحرائے مدینے کے درندان
 تو جسم و جان مدینے پر فدا ہو
 توئی ربّی توئی مقصودِ ایمان
 تو روزِ حشر لا بد یہ مقالی
 شفیعِ رسل عند اللہ لاریب

تو وہ اس دلمین چون نقش نگین ہے
 یہی ایمان میرا بالیقین ہے
 کہ اوسکا مرد مک پر بھی مکان ہے
 کہے ہر دم مدینہ باسکینہ
 تو واللہ دلسے دلبر کب جدا ہے
 کبھی میں غرب میں با چشم گریان
 جنوبی سو میں چون آبِ زلالی
 کبھی نالان کبھی چُپ ہو رہو نمین
 تنِ طنبور سے تیری صدا ہے
 یہی ہے درد ہر دم اس جنان سے
 کہ جسمین آمنہ کا ہے خزینہ
 کہ یہ تن اوسمیں ہووے ایخداوند
 کرین اوس لاش کو وہ نُقلِ شان
 تو شجرِ روضہ پر جانکی سدا ہو
 توئی حَسبی توئی مسجود ہر آن
 آغِشنی احمد اُمدِ سجالی
 توئی یکتا مشفع ہے بلا عیب

خیوری کو تو واللہ یہ یقین ہے
 کہ احمد ہی شفیع المذنبین ہے

جو کاروان شہر سلامت و کرامت میں نامدار ہوا : تو اوسی وادے محمد رسول اللہ سے اوسکا عبور ہائیں پروردگار ہوا : الحمد للہ والمنة ومنہ النعم والجنۃ کہ تصدیق خاتمیت حبیب قدیم علیہ الطیب الطلوة والتسلیم سے دل و جان نہایت شاد ہے : ہر لحظہ و ہر آن ہر حال و ہر مکان میں صدق جنان و لسان سے اوسی حبیب مجیب کی ہمیشہ یاد ہے : اوسی اعتقاد پر سدا سے دائم خانہ ایمان و عرفان آباد ہے : واللہ الملک الغفار زمانہ ہذا کا شاعر

سَكَنَ الْفُؤَادُ فَعِشْ هَذَا يَا جَسَدُ أَصْبَحْتَ فِي كَنَفِ الْحَبِيبِ وَمَنْ لَيْكُنْ عِشْ فِي أَمَانٍ اللَّهُ نَحْتُ لَوْ أَنَّهُ رَبُّ الْجَمَالِ وَفَرَسُ الْجَدْوَى وَمَنْ رُوحُ الْوُجُودِ حَيَاةٌ مَنْ هُوَ وَاحِدٌ عِيسَى وَآدَمُ وَالصُّدُورُ جَمِيعُهُمْ لَوْ أَبْصَرَ الشَّيْطَانُ طَلْعَةَ نُورِهِ أَوْ لَوَارِثِي الثَّمَرِ دُورُ جَمَالِهِ لَكُنَّ جَمَالَ اللَّهِ جَلَّ فَلَا يُرَى فَابْشِرْ مَنْ سَكَنَ الْجَوَانِمُ مَدَاكَ يَا عَيْنُ الْوَقَامِ عَيْنُ الصَّفَا سِرُّ النَّدَى هُوَ الصَّلَاةُ مِنَ السَّلَامِ الْمُرْتَضَى	ذَلِكَ النِّعَمُ هُوَ الْمُقِيمُ إِلَى الْأَبَدِ جَارُ الْكَرِيمِ فَعِيشْهُ الْعَيْنُ الرَّغْدُ لَا خَوْفَ فِي هَذَا الْجَنَابِ وَلَا نَكَلُ هُوَ فِي الْحَمَاسِ كُلِّهَا قَرْدُ كَعْدُ لَوْ لَا هُوَ مَا تَرَوْهُ الْوُجُودُ لَيْكُنْ وَجَدُ هُمْ أَعْيُنُ هُوَ نُورُهَا نُورُ الصَّمَدِ فِي وَجْهِهِ آدَمُ كَانَ أَوَّلُ مَنْ سَجَدَ عَبْدُ الْخَلِيلِ مَعَ الْخَلِيلِ وَلَا عِنْدَ إِلَهِ بِتَخْصِيصٍ مِنَ اللَّهِ الصَّمَدِ أَمَّا قَدْ مَلَأْتُ مِنَ الْمُنَى عَيْنًا وَوَيْدَ نُورُ الْهُدَى رُوحُ النُّعْمِ حَسْبُ الشَّدَا الْجَمَامِ الْخُصُوصُ مَا دَامَ الْأَبَدُ
--	---

اسی نصف مقبول : وے محبت رسول : بعد خلیفے قدیم ربہا رب خلق عظیم

اور اسی امر پر اتفاق جماعیہ ائمہ کبار ہے۔ چنانچہ تب معتبرہ دینیہ سے مسئلہ مفصلاً بخبر
 میں نکلا ہے اور اگرچہ بقضائے آیت **وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ** تقدیم کلمہ محمد رسول اللہ ہی
 ہے مگر تاخیر کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** جائز نزد علمائے ذوی الاقدار ہے اور تقدیم کلمہ محمد
 رسول اللہ منبث ایمان مندرج کفر کفار ہے، اما تقدیم کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کلمہ محمد رسول اللہ پر
 ایسے منراوا ہے کہ قطع وادی محمد رسول اللہ بغیر طبعی وادی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** از بسکہ مشاویہ یعنی
 جب تک نہ مدد کرے توحید پروردگار تو تصدیق رسالت محمدی پر نہایت سخت گراں بار ہو
 زمین و آسمان زمین و آسمان و زمین و آسمان کیونکر پہچانے جیب العالمین جب تک ایسے شیخ و
 کونہ دکھلاوے و سہ پُر اوارہ تو اوس، و سہ کو کیونکر دیکھے مخلص بندارہ یعنی جب تک
 حق تعالیٰ اپنے بندوں کو نہ دکھلاوے اولیاء کبارہ تو او کو نہ دیکھ سکیں کیطوریہ
 زمینارہ کہ اولیاء فی تحت قبا فی کایعیر فی موعظہ حدیث قدسی ہے اشکارا تو کب
 اونکی تصدیق بجالاوین باصدق جنان اور کب اونکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسند
 سے زبان ہو غیب البیان پہچان سکے سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دل سے تصدیق
 بجالاوین مگر اور بغیر دیکھے جان و مال سے اوس ذات سید الکائنات پر فدا ہو
 آیت پُر ہدایت **هُوَ قَوْلُكَ بِالْغَيْبِ** حظ کثیر و وفیر اوشاوین پہ آیا نہیں سنا تو نے
 حالِ ابلیس رحیم کہ جب نہ مددگار ہوا اوس کا خدا کے قدیم ہونے دیکھا اوسے نور کامل
 جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ نہ قطع کیا اوسنے وادی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
 کو با قلب ایمان تو قطع ہونے اوسے وادی محمد رسول اللہ با تصدیق فخر تو طوطی
 لست مت مشرف ہوا وہ موحد لیم آہ آہ شمع آہ جو قافلہ مال منال سے حافہ جو
 و خوار ہوا۔ تو اوسی وادی محمد رسول اللہ میں برباد و خون بار ہوا اور

واستعاضاً بأن شرف المكان بأهله قال لشارح الزرقاني عليه الصلوات والرحمة
 أوامر البلاد الظاهر مقام المصغر فلم يقل وانت حل به استعظام الحلولة فيه والمعنى
 أقسم بهذا البلد والحال أنك مقيم به فلا فتاء به شرفك وعظمتك عندك قال
 في المواهب وهذا متضمن للقسم ببلده صلى الله عليه وسلم ولا يخفى ما فيه رب
 زيادة التعظيم حيث أقسم بغير كونه فيه دفعا للتوهم بأن المكان استرواوات
 شرفه صلى الله عليه وسلم مكتسب وقد روي أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه
 قال يا بني أنت وأمي يا رسول الله لقد بلغ من فضيلتك عند الله أن أقسم بغيرك
 قدميك فقال لا أقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد وهذا القسم أدخل في
 تعظيم من القسم بذاته وبجياتة صلى الله عليه وسلم انتهى قال في التحبير روح البنا
 وغيرهما من زبواهل الأتقان أن الكعبة صورة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 والحجر الأسود صورة يده الكريمة وإنما حقيقة هذه الكعبة ذات الشبهة
 ويمينه المباركة صلى الله عليه وسلم ومن هنا تعرف أن الإنسان الكامل
 أفضل من الكعبة وكذا يده أولى من الحجر الأسود ولما انتقل النبي صلى الله
 عليه وسلم إلى دار البقاء خلفه ورثته بعده فهم مظاهر هذين السنين فلا
 بد من تقبيل الحجر في الشريعة ومن تقبيل يد الإنسان الكامل فإنه المبايعة
 الحقيقية وهي عين المبايعة مع الله ورسوله وقد قال عليه الصلاة والسلام إن
 عباد انطون بعم الكعبة يعني حق تعالى أنه فرمايا که جو کچھ کہتے ہیں منکرین ۛ
 تیری شان رفیع البیان میں اسی سید المرسلین ۛ وہ سب خرافات و نفوت
 باطل و عاقل ہے بالیقین ۛ اس مدعا پر قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر کی اسلئے

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بیچون و چرا ہے کہ کیا فرشتہ بات لیا عرشیات کیا ملکیات
 کیا ملکوتیات سب اوسکی خاک پا ہے کہ ہمہ کمونات علیات اور جہات کائنات سفلیات
 اوسیکے فیض نور سے موجود ہے کہ اول و آخر ظاہر و باطن میں وہی مہیے عالمین
 سب پر اوسکا مدد راجع و معبود ہے کہ کیونکہ فیض احدیت بلا توسط وحدت
 و احدیت کو حاصل نہیں کہ روشنائی و ذوات سے بغیر واسطہ قلم عبارات کو وجود
 نقوش و اصل نہیں کہ ہر ذرہ و ہر ذرہ میں اوسی ذات قدسی صفات کی تجلی
 انوار کا ظہور ہے کہ ہر زمان و ہر آن ہر جہت و ہر مکان میں اوسیکے نام و اکرام
 کا ورد زبان اور خیر زبان با سرور ہے کہ ہمہ کائنات عوالم کیا ملائک کیا
 جن و بنی آدم سب کا اوسی سے برگ و نوا ہے کہ ہمہ اولین و آخرین کا وہی
 مقصود و محمود سب پر اوسکا حمد و ثناء ہے کہ **وَلِلّٰهِ دَرُءٌ مَا آفَادَ**
فِي الْفَارِسِيِّ وَكَجَادَ

در ایچ ذرہ نیست کہ نور محمدی	از طلعت وجود اضافی نہ طلعت
دریا کے فیض جو دالہی وجود است	انبار کائنات بوی جملہ راجعت
نہر سپہ طائر زانفاس فیض است	این نکتہ پیش اہل نظر امر واقعت
فرد الوائے حمد بدست محمد است	متبوع است جملہ جہات متابعیت

قال الله عز وجل تبارك وتعالى شأنه في كتابه **الْحَمْدُ لَا أَقْسِمُ**
بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ قال في المواهب اللدنية بالمنح المحمدية
 قوله تعالى وانت حل هو من المحلول صدا الطعن يعنى من الاقامه ضد الحق
 فان الله سبحانه قيد الاقسام بجلوله صلى الله عليه وسلم فيه اظهر الانضالية

بهذا التعبير الحسنی ان نبینا صلوات اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلیٰ
 ہوا الغنی ہو لہ عن کل مأساۃ والغبوث الذی یستغاث بہ فی الشدائد
 والملمات ویستعان بہ فی النوازل والملمات وتفصیلہ فی کتابی فی الخملین
 واللہ یهدی بہ الملتقین اور شہر مذکور سے مراد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہے
 آشکار ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدس شریفین سے
 اونکو شرافت حاصل ہوئی بلا انکار ہے اور جبکہ مدینہ منورہ میں آپ کی اقامت
 باکرامت ہے تار و ز شمار ہے تو مدینہ رحمت خزینہ مکہ مکرمہ سے فضل ہے
 عند اولی الابصار ہے تفسیر تجبیر و روح البیان میں مذکور ہے اور دیگر کتب
 معتبرہ میں بھی مسطور ہے کہ کعبہ عکس صورت محمدیہ ہے اور حجر اسود
 عکس دست حق پرست احمدیہ ہے اور حقیقت سیر کعبہ ذات سیال کائنات
 ہے اور نہ صلوٰۃ و سلام رب البریات ہے اور اسی مقام سے یہ سیر آشکار
 ہے کہ انسان کامل خانہ کعبہ سے فضل بلا انکار ہے اور ایسا ہی
 ہاتھ اوسکا حجر اسود سے فضل ہے کیونکہ ولی اللہ کعبۃ اللہ سے اکمل ہے
 جبکہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دار دنیا سے انتقال فرمایا تو اپنے
 وارثین حضرات علما کو دو نویں مذکور کا حامل ٹھہرایا و مظاہر ترین مسطورین
 تار و ز شمار و رشتہ الانبیاء میں حضرات اولیائے کبار و پس چو منا حجر اسود
 کو شیعہ شریفین میں ضرور ہے اور چو منا دست حق پرست عالم ربانی کو
 شرع نیف میں بھی لا بد نور علی نور ہے کہ یہ چو منا بیعت حقیقی بلا انکار
 ہے زمین بیعت ہمراہ خدا و حبیب پروردگار ہے اور تحقیق فرمایا چاہا

کہ تو اوسمین مقیم ہے۔ تیری اقامت سے وہ شبہ لائق قسم خدا کے کریم ہے۔
 نے بلکہ اوس خاک پر انوار کو چھو بازار کی ہر قسم ہے آشکارہ کہ جسکو تیرے قدیم
 شریفین نے مس کیا ایل و نہارہ اگر اقامت نہ فرماتا تو اوس شہر میں اے میرے
 حبیب مختارہ تو اپنی کلام قدیم میں نہ قسم کھاتا میں اوس شہر کی زینہارہ
 چہ جائیکہ اوس خاک مذکور کی قسم یاد فرماوے حضرت ایزد غفارہ
 قسم ذات و حیات سے قسم خاک پائناہایت عظیم و فخر ہے عند اولی الالبصارہ
 قسم بجان تو خوردن طریق غیریت

بخاک پائے تو آن ہم عظیم سو گندست
 مواہب لدنیہ اور زرقانی میں مسطور ہے کہ تفسیر تجبیر و غیر بامین بھی مذکور ہے
 کہ قید حلول نزول میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کی نہایت
 تعظیم ہے کہ اور اس قید اقامت میں اس امر کا غایت اظہار و اشعار نزول
 ہر ایک فہیم ہے کہ شرف المکان بالملکین یعنی مکان کو شرافت
 اہل مکان سے ہے بالیقین کہ جیسا کہ صاحب مکان شریف ہے کہ ویسا
 وہ مکان لا بد فیض ہے کہ مکان و زمان ملائک و انسان سب کو جناب
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم سے شرافت حاصل ہے کہ جملہ فرشتات
 و عرشیات جناب سید اکائنات کے فیض و برکات سے علی قدر مرتب
 و اصل ہے کہ یہ ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین ہے کہ مرتبہ ظاہر
 و باطن فیض و ولین و آخرین ہے کہ وہ سب سے مستغنی سب کے دائم وہی
 ہیں مددگار سوائے خدا کے قدیم صاحب فضل عظیم کسی کے وہ محتاج
 نہیں زینہارہ قال الامام الغزالی قدس سرہ العالی شرح اسماء اللہ

جو ہے خاکِ نعلینِ خیرِ الورا
 نہ غیرت کا برگزیدہ ہے اقتضا
 بعمرِ حبیبی براسِ حبیب
 کہ جس طور با خاکِ نعلین ہے
 لہذا تم کھائے ربُّ العُلا
 جو قد میں تیرے سے حریم ہیں
 ملا تیرے قیوم سے اوٹلو نصیب
 صفا کو دیا تو نے صد ہا صفا
 جو ہے چاہِ زمزم میں تیری ہ چاہ
 نہ ہوتا وہاں آمنہ کا ظہور
 تو ہرگز نہ ہوتی دعائے خلیل
 نہ اوسط ہوتا وہ شد الرجال
 نہیں بلکہ اوسکا نہوتا نشان
 نہوتا مدینہ جو ہجرت کی جا
 تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار
 جو ہے جائے روضہ زفرش زمین
 جو ہے خاکِ پاکِ مدینہ حبیب
 وہ کھلُ البصیرت برا کے ضریح
 دوائے دلِ دردمندان سدا

قسم کھائے اوسکی خدائے سما
 کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
 نہ ہے اس میں تعظیم ایسی نصیب
 کہ نعلین افضل زوہدین ہے
 بنجاک کھٹ پائے خیرِ الورا
 وہ دو نوجوا نہیں شریفین ہیں
 ہوا کعبِ کعبہ زکعتِ کعبین
 بھی تیری مروت سے مروہ ہوا
 تو وہ چاہِ تیری سے ہے اہلِ جاہ
 نہ مولد کا ہوتا وہاں پر سرو
 کہ یہ شہر ہوا مینا اے جلیل
 نہ جاتے اوسیطرف لاکھوں رجال
 چہ جائیکہ ہو شہر دارالامان
 نہوتا وہاں روضہ مصطفیٰ
 نہوتے ملائک وہاں جانِ نثار
 نہوتی وہ افضل زعرش برین
 وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب
 وہ کھلُ البصیرت برا کے بصیر
 وہی جملہ آراض کی ہے شفا

رسول کریم نے علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہ تحقیق خدا کے تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں
اہل قلب سلیم کہ طواف کرتا ہے اور خاکِ کعبہ خدا کے کریم یعنی اولیاء اللہ
کعبہ حقیقی ہیں مطافِ ہزار پروردگار اور یہ کعبہ مجازی ہے عکسِ مولا
کردگار چنانچہ حق تعالیٰ حدیثِ قدسی میں فرماتا ہے اے مؤمن کہ
لَا يَسْعَىٰ اَرْضِي وَلَا سَمَآءِي وَلَا اَرْضِي قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ یعنی گنجائش
دیا مجھ کو میری زمین اور میرے آسمان نے زینہار نہ دیا گنجائش دیا مجھ کو میرے
بندے کے دل نے جو ہے ایمان شعار ۛ وَلِلّٰهِ الْقَوٰى دَرَّمَا فَاِى الْمَشْفٰى ۛ

بلکہ گنج در دل بشکستگان
گر مرا جوئی دران دلہا طلب
در جفاے اہل دل جد میکنند
نیت قبلہ جز در عن سروران
سجدہ گاہ جملہ است آنجا خد است
خلقت او نیز خانہ سیراوست
گر د کعبہ صدق برگردیدہ
تاناہ پنداری کہ حق از وی جد است
یا سچ قومی را خدا رسوا نکرد
کہ ای باعث خلق ہر نور و نار
کہ جسمین کیا تو نے لایہ حصول
یہ ہے آمنا اوس سے نازنین

من نہ گنج در زمین و آسمان
در دل مومن بگنجم اے عجب
اہلہا ان تعظیم مسجد میکنند
آن بجا زست این حقیقتا یخران
مسجدی کان اندرون اولیات
کعبہ ہر چندی کہ خانہ بڑاوست
چون ورا دیدی خدا را دیدہ
خدمت او طاعت و حمد خد است
تا دل مرد خدا نامہ بدرد
یہ فرمان حقان پروردگار
قسم مجھ کو اس شہر کی اے رسول
یہ تیرے قدم سے ہوا بس امین

کہا اوہ کو بیٹی خدا ایکبار کہا اوہ کو یا عبدی ہفتاد بار یہی خانہ پر آبرار ہے یہی خانہ ہے کعبہ اقصیا اگرچہ یہ کعبہ مطاف کبار ہمہ حجر آ شود کو چو مین مدام وہ قبلہ نما ہے قبلہ ضرور جو ہے دید اوہ کی وہ دیدار	کہ ہو پاک بہر طواف کبار کہ یہ مسکن ذات پروردگار وہی خانہ ستر اسرار ہے وہی خانہ ہے کعبہ کبریا وہی اوہ کا طائف وہ لیل نہار یہ چو ہے قدم اوہ کا با حترام مطاف الہی وہ ستر سرور خدا دید اوہ کی سے ہو کب جدا
--	--

خیوری وہ ہے دیدہ مصطفیٰ
تو دیدہ خدا ہے وہ دیدہ خدا

جو ہے شہر مکہ میں کعبہ عیان مدینے میں ہیں جب شفیع الورا جہان مصطفیٰ ہے وہاں پر خدا خدا مصطفیٰ سے ہووے جدا یہاں مصطفیٰ اور خود وہ خدا وہ کعبہ جو ہے منظر فیض وجود تو کیونکر نہ افضل چو شہر حبيب یہ لاریب آظہر دلیل مبین ہوئی شرف کعبہ و عرش نبین	تو لا بد وہ افضل نہ اس میں گمان تو افضل وہ لاریب نزد خدا جہاں پر خدا ہے وہاں مصطفیٰ جدا مجتبیٰ سے ہووے خدا وہاں کعبہ انکی جو ہے خاکیا تو جو محمد سے اوہ کا وجود کہ ہے جسے کعبے کو عترت نصیب کہ شرف المکان ز شرف المکین ز پاک جیبی شہر مسالین
---	--

وہ تیرے قدم سے مشرق مکان نہ تجھ کو کسی چیز سے افتخار وہ فرمائے اسطور سے دمبدم خدا کو اوسی خاک پا کی قسم نہ ماہر کوئی اسی اہل حکم	کہ ہے لامکانین قدم کا نشان و لے او سے جو لامکانین نگار کہ با خاک پائے تو مار قسم جیسی کو اوس کی قسم دمبدم یہ کس کی قسم کیا وہ ستر قسم
--	---

خیور می محمد کی تجھ کو قسم
زکشف حقیقت تو کرا ب رقم

نہ ماہر میں اوسنے وہ ستر خدا محمد حقیقت میں ستر قدم وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا اسی ستر کو ساجدین کا سجود جو ہے دست محبوب خیر الورا جو ہے عکس و سکا وہ بن لانا وہ جائے جو ہے مسکن مصطفیٰ یہ کعبہ نیلی وہ کعبہ جلیل کیا اوسکی تعمیر لایہ نیلی	خدا جانے اونکو جو ہیں مصطفیٰ قدم کی قسم ہے یہ ستر قسم یہی ستر اوسکا یہ ستر خدا یہی ستر مسجود جسد وجود یڈاشد وہی ہے بلا امترا کہیں حجر اسود اوسنے خاص عالم وہ کعبے سے افضل بلا امترا وہ ساجد یہ مسجود رب الخلیل کیا اسکی تعمیر بیشک جلیل
--	---

قال الله تعالى في حق آدم استمناحاً خمر طينة آدم بيداً في التبرير

صباحاً كذا في التبرير

اگر اے محمد جو در کائنات	وہ کعبے سے افضل بصدریتات
--------------------------	--------------------------

پڑھنا مسجد حرام سے فضل بالاتفاق ہے نہ کیونکہ اس میں اتباع سنت رسول کریم
 علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے اور اتباع سنت پر لاریب افضلیت کا مدار
 ہے اور مسجد الحرام میں سوائے کثرت عدد اور کسی امر کا نہیں اعتبار ہے اور
 اتباع سنت کے مقابل کثرت عدد از بسکہ ناپائدار ہے پس سے معلوم ہوا
 کہ ثواب عمل اگر چہ از روئے عدد قلیل ہو اما ممکن کہ بحسب کیفیت عظمت
 وہ عمل افضل بمعیدل ہو اور یہ امر بھی ثابت نزد علمائے خدایہ ہے کہ
 کہ داخل کعبہ مسجد الحرام سے فضل بالاتفاق ہے اور حال یہ کہ صحت نماز فرض
 میں اندرون کعبہ اختلاف ہے امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عدم جواز
 نماز فرض صاف صاف ہے چہ جائیکہ اوس نماز کا مزید ثواب ہو اور
 اوس نماز پر حکم فضلیت مآب ہو پس سے یہ امر موبدا ہوا دل الی انصاف
 اسپر شیدا ہوا کہ فضلیت کثرت اعداد پر موقوف نہیں بسیار می تعداد
 اجر پر معروف نہیں بلکہ سبب فضلیت کا قبولیت درگاہ پروردگار ہے
 اور قرب حبیب خدا اور نزول رحمت بے انتہا آشکار ہے اور جبکہ وجود پر جو
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اوس بقعہ شریفہ اور روضہ منیفہ میں زندگانی
 جاودانی اور حیات نورانی صمدانی سے دائم قائم موجود ہے اور وہ محل اجل
 اور منزل اجل تنزلات رحمت ابدیہ اور خیرات برکات سرمدیہ سے
 علی اللہ وام محمود ہے اور اوس مقام پر الغام کا تمام امت عالی ہمت کو
 شامل ہے اور ہر ایک عاصی پر معاصی کو اوس منبع حسانت اور مرجع برکات سے
 حصول فیض کامل ہے اور وہ فیض عام اور انعام تام غیر متناہی عن اولی الایضا

مدینہ چو انگشتی ہے عیان مُعَز زنگینے سے انگشتی	تو اوسمین نگینہ شدہ و چون جو اہل نظر اوسکا ہے شری
جو افضل ہمہ چیز نزد خدا حبیب خدا پر وہ جملہ شمار	جو اوسکے خزانے میں اہل سدا کہ وہ افضل خلق پروردگار
تو جو سب سے افضل بھی مختار ہے تو افضل مدینے سے ہوتا اگر	وہی اوسکو بیشک سزاوار ہے کوئی شہر اسے حاذق نامور
تو ہوتا وہی سکنِ مُصطفیٰ بھی ہوتا وہی منظرِ کردگار	ملائک بھی ہوتے اسی پر خدا ہمہ وقت تار و زریں شمار

خیوری یہ مقبول نزدِ غفور
کہ کئے سے افضل مدینہ ضرور

اسے عاشقِ صادق و سچے محبِ حاذق و اگرچہ مکہ مکرمہ میں ایک
نیکی کا ثواب صد ہزار ہے و اما مدینہ شرفہ میں قرب و جوارِ سید
مختار ہے و اور اوسکے قرب و جوار میں ایک نیکی کا ثواب لاکھ نیکی سے
بسیار ہے و اور مدینہ مطہرہ میں ایک نیکی کا ثواب جو حدیث شریفہ
میں ہزار ہے و تو وہ کثرت میں کم کیفیت میں زیادہ بیشمار ہے و
لاکھ نیکی مکہ مکرمہ سے افضل و اکمل عند اولی الابصار ہے و کیونکہ
مزید اعداد میں فضیلت منحصر نہیں رہنا و آیا نہیں دیکھتا تو بعین
عنایت پروردگار و کہ مٹا سے مسجد حرام میں عبادت کا اعداد
مزید علی الاطلاق ہے و اور حجاج متوجہین عرفات کو پانچ نماز میں

نزدِ ربِّ البریات + اور شفاعت کرنا جنابِ رسولِ کریم علیہ السلام
 والتسلیم کا واسطے تمام اُمّت کے لیل و نہار + اور قبولِ فرمانِ حق تعالیٰ کا
 اور یہ شفاعت کو اور نزولِ رحمت حسبِ تہنُّغار + اور مشرّف ہونا اُمّت
 کا زیارتِ روضہ مطہرہ سے جو فضلِ لقیات ہے + اور حصولِ ثنّات
 واستمدادِ جنابِ رسالتِ مآبِ سبحانہ و سبیلہ نجات ہے + اور حصولِ
 فیضِ قُرب و جوارِ سیّدِ مختار اور نیلِ خیرات و برکاتِ مجاورتِ مدینہ
 باسکینہ پُر انوار جو موجبِ رضائے خدائے ارضین و سماوات ہے +
 اور وہ قرب و جوارِ منظرِ پروردگار جو آجلِ واسطہ قبولیتِ دعوات ہے
 مزید اعدادِ عباداتِ مکہ مکرمہ سے نہایت و بغایت فضل و اجل بلا
 انکار ہے + اور منافعِ خیراتِ مذکورات کا تمام اُمّت کے لیے علی الدوام
 تا یوم القیام از بسکہ بسیار و بیشمار ہے + اور حصولِ مہرّتِ مسطورات کا
 وہی ذاتِ سید الکائنات و سبیلہ ہے بالیقین + پس مدینہ منورہ کیونکہ فضل
 نہ ہو کہ معظمہ سے نزدِ منصفین + مکہ مکرمہ میں اگر کعبہ ہفخمہ مخزنِ انوارِ جلال
 ہے + تو مدینہ منورہ میں وہ روضہ حبیبِ خدا معدنِ اسرارِ جمال ہے +
 کہ کعبہ طائفین اور عرشِ برین سے فضل ہے + سائر ائمہ سماوات و
 ارضین سے اکمل ہے + اور فضیلتِ مجاورتِ جلدِ قرآنِ شریف سے اظہر
 من الشمس ہے + کہ حرمتِ جلدِ فرقانِ نبی مثلِ قرآنِ آبین میں اکمل
 ہے + جیسا کہ تعظیمِ مہجرتِ آیتِ لا یسئُرُ اَکَلُ الْمُظْمِرُونَ سے
 آشکار ہے + ویسا ہی تکریمِ جلدِ مصحفِ عدمِ متشِ مخدّث و غیرہ سے ہوا

ہے کیونکہ دائم نزدِ خدائے قیامت مراتب سیدِ نبی ہی آشکار ہے اور قرآن مجید فرقان حمید میں حق سبحانہ تعالیٰ شانہ ایسا فرماتا ہے قولا کر یا وکون
 أَنْتُمْ لَا تَظْلَمُونَ أَنْفُسَكُمْ مُحَمَّدًا وَآلَهُ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فَاَسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ
 لَوْجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا یعنی

خدا فرما چکا قرآن میں لاریب وہ آوین پاس تیرے چشم گریان وہ استغفار پر ہوں جبکہ شیدا کر رہے اونکے لیے توجہ شفاعت گما حق قائل قولا کر یا وکون وہ تینوا مر ہووین جبکہ موجود وہ ہوں مقبول توبہ نزدِ رحمان یہ فیضِ مصطفیٰ ہے جبکہ دائم وہ مقبول شفاعت نزدِ ایزد یہ جاری فیض و نجاتِ شب و روز تو اب کیونکر نہ ہو گئے سے افضل	گنہگار ان امت ہین جو پر عیب طالبِ غفران کرین با سینہ بریان مدد اونکی کرین تو بھی ہویدا تو بخشے پھر خدا اونکی شفاعت کو جَدُّ و اللہ تَوَّابًا رَحِيمًا تو بخشے اونکی عصیان ربِّ محمود کرے اوپر ہمیشہ رحم یزدان شفاعت پر ہمیشہ ہین وہ قائم کہ ہووے جسے عاصی پاک بعد قیامت تک بصداِ امدادِ پر سوز مدینہ پر سکینہ شہرِ اجل
---	--

خیوری کا یہی لاریب ایقان
 مدینہ با سکینہ عین ایمان

ای لبیبِ صفی وے اریبِ وفی آنا انت کا نزدِ قبر سیدِ الکائنات
 علیہ اطیب الصلوة والتسلیمات اور استغفار سیدِ مختار واسطے اونکے

وہ روح خدا ہے وہ روح الہ	وہ خلق خدا کی ہمیشہ پناہ
وہ ہے سر مطلق وہ شان عجیب	مقیّد نہ ہرگز وہ نزولیب

وہ سر عوالم وہ مقصود ہے
خیوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

قال الله سبحانه في كلام المبين: إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ قَالَ سَيِّدُ الْعَارِفِينَ سَنَدُ الْأَصْلِينَ أَبُو عَمْرٍو صَاحِبُ رُوزْبَهَانَ فِي تَفْسِيرِهِ عَرَّسَ لِنَيَّانِ قَدَسَ اللَّهُ سِرَّهُ وَافَاضَ عَلَيْهِ بَرَّةً ثُمَّ أَعْلَمَ أَنَّ الْأَرْوَاحَ كُلَّهَا خَلَقَتْ مِنْ رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ رُوحَهُ أَصْلُ الْأَرْوَاحِ وَلِهَذَا سُمِّيَ أُمِّيًّا أَيْ أَنَّهُ أُمُّ الْأَرْوَاحِ فَكَمَا كَانَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبَا الْبَشَرِ وَأُمُّهُ حَوَّاءُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَاصِحَابِهِ ذَوِي الْحُكْمِ أَبَا الْأَرْوَاحِ وَأُمُّهُمَا وَذَلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ رُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ أُخْرِجَتْ مِنْ رُوحِهِ إِلَيْهِ أَوْ يُضَافُ إِلَيْهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ رُوحَهُ أَوَّلَ شَيْءٍ تَعَلَّقَ بِهِ الْقَدَرُ شَرَفَهُ بِتَشْرِيفِ أَضَافَتِهِ إِلَى نَفْسِهِ فَمَعَهُ رُوحِي تَرْجِيْنُ ارَادَاتِهِ يَخْلُقُ آدَمَ فَسَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنَ الرُّوحِ الْمَضَافِ إِلَى نَفْسِهِ وَهُوَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَكَانَ رُوحُ آدَمَ مِنْ رُوحِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ أَرْوَاحُ أَوْلَادِهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ثُمَّ سَوَّاهُ

بلا انکار ہے + مکہ منشر فہ میں اگر مقام تولد سید الانام ہے + تو مدینہ پر سکینہ
 میں جائے تخمیر وجود پر وجود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے + مکہ مکرمہ میں اگر
 نزول رحمت یکصد و اسیست ہر روز بلا انکار ہے + تو مدینہ لطف خزینہ
 میں روضہ مطہرہ پر نزول رحمت و رضوان و ملائکہ الرحمان بے حدود و
 لیل و نہار ہے + کیونکہ وہ روضہ شریفہ بقعہ منیفہ لاریب دائم منظر پروردگار ہے +
 مظہر ہوا رفیق الاعلیٰ عند اولی البصار ہے + اسی عزیز و افرتمیز محل قبر حبیب خدا
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و فضیلت معمور ہے + ایک تو اوس در نورانی سلالہ کعبہ نبیانی
 سے پر نور ہے + جو خطاب ایزدینان طرف زمین و آسمان آیت ایتنا کھوئے
 اکثر کھائیں وہ مجیب بالاتفاق ہے + زمین سے وہی در کعبہ معظمہ اور سماوات
 سے اوسکے محاذی بقعہ منیفہ عند الحذاق ہے + دوسرا حقیقت محمدیہ جو مدت
 وجود علویہ و سفلیہ جو باطن احدیت مبداء و احدیت برزخ کبریٰ علی الاطلاق
 ہے + اوسی حقیقت کی شان میں فرقان قاطع برہان ناطق ہے یہ کلام قدیم +
 هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

وہ اول وہ آخر رؤف و رحیم	وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
وہ نمینی نقاب رخ دلربا	حدوث و قدم میں وہ برزخ سدا
وہ سلماحد ولی جو ہے مہ جبین	وہ لیلی قدم جو ہے نازنین
وہ ہر دو نمودار از یک حجاب	کہیں جسکو احمد رسالت مآب
وہ ہے اُمّ اُمّ اور اُمّی لقب	وہی آدم و آدمی کا نسب
وہ ہے روح اعظم وہ حب قدیم	وہ ہے پدر ارواح خلق عظیم

نے روح پُر فتوح سید الانام علیہ الطیب الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا + اپنے نور کامل السور سے اوس ذات سند الکائنات کو بہوید کیا + تو اوس وقت ایک ہی تھا پروردگار + دوسری کوئی چیز نہ تھی زینبار + کہ اوس چیز کے طرف اوس روح کی نسبت کرے آشکار + پس جبکہ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ سے سب چیزوں کے پہلے پیدا کیا روح سید الانام + تو اوس کو اپنی ذات قدیم الصفات کی طرف نسبت کیا بصلاحترام + تاکہ اوس روح پُر فتوح کی لطافت و شرافت سے ماہر ہوں ہمہ خواص و عوام + کہ یہ روح خدا کی ذات کے طرف منسوب + خلعت ہمہ صفات قدیمات سے محبوب ہے + پس فرمایا کہ یہ روح خدا ہے + ہمہ خدائی میں یکتا مصطفیٰ ہے + یہی مالک ملک الہ ہے + اسی سے ظہور خدا بلا اشتباہ ہے + اسی کی رضا جوئی حق تعالیٰ کی رضا ہے + اسی کی طاعت طاعت رب العلاء ہے +

شرعیات میں بندہ حقیقت میں خدا جانے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفیٰ جانے
بھلا پھر کس طرح سے کوئی اونکا متنا جانے
اوسکو ابتدا جانے اوسکو انتہا جانے
غریق بحر عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے
اوسکے نور کا دو نوجہان میں پرتو جانے

محمد سر وحدت، کوئی فرسکی کیا جانے
خدا و مصطفیٰ کی کنہ میں ادراک عاجز ہے
انحصر صورت احمد میں اپنا جلوہ دکھلایا
نبو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن
وہی ہے ایک ریا اور دو عالم اوسکی موصین
محمد فی الحقیقتہ آفتاب لایزال ہے

پھر جب وجود پُر وجود آدم علیہ السلام کو آراستہ کیا + تو اوس کو حق تعالیٰ نے اپنے روح پُر فتوح سے پیرا استہ کیا + پس روح آدم علیہ السلام روح محمدی سے

وَلَفَّحَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَفَالَ تَعَالَى فِي حَقِّ مَرْوِيِّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَفْخَايَا مِنْ
 رُفِينَا فَكَانَ جِبَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَضَامُ إِلَى حَضْرَةِ تَعَالَى وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لَوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْعَى بِمَعْنَى حَقِّ تَعَالَى كَاسْطُورِ
 فَرِيَانٍ وَجِبَالِ الْأَعْيَانِ بِهَذَا فَرْقَانِ لِامْعِ الْبَلَدِ مِنْ خَوْشِ تَبْيَانِ هِيَ كَمَا يَدُكِرُ
 تَوَاسِطِ مِيرِ جَسْتِ بَارِ كَمَا هُوَ قَتِيَّةٌ رُبْنِي فَرَشْتُو لِي كَمَا أَشْكَارُ كَمَا تَحْقِيقِ بِلَا
 كَرْنِي وَالْأَبْوَانِ مِثْلِ آدَمَ كَوَآبِ وَكُلِّ سَبْ بِالضَّرُورِ بِسَبْ حَقِّ رَاسْتِ وَدَرْفِ
 كَيَا مِثْلِ أَوْ سَكُوبِ فُتُورِ أَوْ دَاخِلِ كَيَا مِثْلِ نِجِجِ أَوْ كَيْ مِيرِ رُوحِ كَوَلْجِدِ سُرُورِ
 بِسَبْ وَاسْطِ أَوْ كَيْ سَجْدِ كَيَا سَبْ فَرَشْتُونِ نِي حَسْبِ فَرِيَانِ رَبِّ غَفُورِ أَوْ
 تَفْسِيرِ عَرَّاسِ لِبَيَانِ مِثْلِ اسْطُورِ بِهَذَا كُورِ أَوْ رِي تَفْسِيرِ زَبْدَةِ الْعَارِفِينَ
 عَمْرَةِ الْوَصْلِينَ ابُو مُحَمَّدٍ صَاحِبِ رُزْبَهَانَ قَدَّسَ شَدْرُهُ بِنَايَةِ الرُّضْوَانِ
 كِي بِهَذَا مَشْهُورِ كَمَا حَقِّ تَعَالَى نِي رُوحِ بِهَذَا فَتُوحِ جَنَابِ رَسُولِ كَرِيمِ عَلَيْهِ الطَّيِّبُ الصَّلَوةُ
 وَالتَّلِيمُ سَبْ رُوحُونَ كَوَيْدِ كَيَا وَهِيَ رُوحِ بِهَذَا فَتُوحِ ابُو الْارْوَاحِ بِهَذَا
 أَوْ سَبْ كَوَيْدِ كَيَا وَهِيَ أُمُّ الْارْوَاحِ بِهَذَا وَهِيَ أَصْلُ شَبَاحِ بِهَذَا
 لِهَذَا أَجْكَانَامِ نَامِي اسْمِ كَرَامِي أُمِّي مَشْهُورِ بِهَذَا كَمَا مَعْنَى لَفْتِ عَرَبِ مِثْلِ
 أَصْلِ أَصُولِ بِهَذَا كَمَا كَرَامِي كَمَا كَرَامِي كَمَا كَرَامِي كَمَا كَرَامِي كَمَا كَرَامِي
 حَضْرَتِ حَوَاضِي شَدَّ تَعَالَى عَنْهَا أُمُّ الْبَشَرِ بِلَا انْكَارِ وَبِلَا هِيَ جَنَابِ رَسُولِ
 كَرِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَوةُ وَالتَّلِيمُ بِهَذَا رِارِ وَارْوِاحِ أَوْ رَادِرِ شَبَاحِ بِهَذَا حَسْبِ فَرِيَانِ بِهَذَا
 أَوْ تَفْصِيلِ اسْمِ جَمَالِ كِي أَوْ دَلِيلِ اسْمِ مَقَالِ كِي بِهَذَا كَمَا حَقِّ تَعَالَى

والله الهادی وعلیه اعتمادی + اے عزیز پر تمیز اگر کامہ معظمین ادا
 حج و عمرہ اشکار ہے + تو مدینہ منورہ بھی اس عبادت سے پُر الوار ہے
 قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ لہ واصحابہ الکرام من خرج علی طہر لا یرید
 الا مسجدی هذا لیصلی فیہ کانت بمنزلۃ حجتہ سرواۃ البیہقی وغیرہ عن
 ابی امامۃ رضی اللہ عنہ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ لہ واصحابہ البورۃ
 العظام من تظہر فی بیتہ ثم اتی مسجد قباء فصلی فیہ صلوٰۃ کاں کاجر
 عمرہ رواہ ابن ماجہ وغیرہ بسند جید عن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ
 وروی اہل امام احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ غیرہم ایضاً رضی اللہ
 عنہم بلفظ من توضأ فاحسن وضوئہ ثم جاء مسجد قباء فركع فیہ رکعتین
 کان لہ کمدل عمرہ وروی ابن شیبہ عن سعید بن الرقیش الاسدی قال
 جاءنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم الی مسجد قباء فصلی فیہ رکعتین الی
 بعض هذا السواری ثم سلم وجلس جلسنا حوله فقال سبحان الله ما اعظم
 حق هذا المسجد لو كان علم مسیوۃ شہر کان اہلاً ان یوتی فمن خرج من بیتہ
 یریدہ متعمداً الیہ لیصلی فیہ رکعتین اقبلہ اللہ باجر عمرہ قال ابو غسان
 وعما یقویٰ هذه الاخبار ویدل علی تظاہرها فی العامة والخاصۃ
 قول عبد الرحمن ابن الحکم +

شعر

وايم الله قد اقررت عيننا
 من المتعمرات الی قبائی

ملخص الکلام فی هذا المرام یہ کہ جو شخص اپنے گھر سے باطہارت کاملہ مسجد

سے پیدا ہوا + ابو البشر ابوالارواح سے پیدا ہوا + پس باطن میں آدم علیہ السلام
 فرزند رسول کریم ہے + اگرچہ ظاہر میں او کا فرزند صاحبِ خلقِ عظیم ہے +
 وَلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ دُرُّ مَا فِي التَّائِيَةِ

وَإِنِّي وَإِنْ كُنْتُ ابْنُ آدَمَ صَوْرَةً وَلِي فِيهِ مَعْنَى شَاهِدٌ بِأَبَوَاتِي
 وَلِلّٰهِ مَا أَفَادَ فِي الْفَارِسِيِّ عَاجَادَةٍ

اگر بصورت من ز آدم زاده ام و حقیقت جد جذ افتادہ ام

اور ایسا ہی ارواح اولادِ آدم علیہ السلام + اور سائر ارواحِ علویات و سفلیات
 بالتمام + فرزندِ جناب رسول کریم ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام لہذا فرمایا جناب
 رسول کریم نے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آدم و من دونہ تحت لوائی
 یوم القیام یعنی حضرت آدم اور سائر خلایق بالضرور + میرے لوا کے زیر
 سایہ ہونگے یوم انشور + پس حقیقت روح سے کیونکر ماہر نہوں جنابِ رسولِ کریم
 ولا عیبة لما یخصہ المنکر الیوم کیونکہ اس مدعا پر خود ناطق ہے کتاب
 مستطاب قدیم کہ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ أَيُّهَا الْفَهِيمُ یعنی
 قوم یہود ایسا پہچانتی ہے رسول کریم کو آشکار + جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے
 بیٹوں کو بلا انکار + بلکہ ولی اللہ بھی حقیقت روحانی سے ماہر ہے + ہر طور پر
 روحانی اوسپر ظاہر ہے + اور یہ امر حدیث من عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ
 رَبَّهُ سے خود باہر ہے + کیونکہ معرفتِ نفس میں معرفتِ روحانی داخل ہے +
 اور معرفتِ نفس سے معرفتِ خدا حاصل ہے + اور جب ولی کو معرفتِ خدا
 حاصل ہوئی جو غیر الغیب ہے + تو ولی کو معرفتِ روحانی حاصل ہو گئی کیا ریب ہے +

<p>شعشعہ صفا آسما طوال بود هر کس باصل خویش راجع چرخ خود را میزنی بر سیف قاطع چو نور فطرت گردد ضایع فَاتِ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ وَاقِعٌ</p>	<p>نجوم استرا آسما فروزان چو از ناری کجا تو نور بینی چرا با خویش دشمن گشته تو ولیکن کے توانی دید آن نور نصیحت کر دست دیگر توانی</p>
<p>قال في منهل الصفا والتجويد والجامع الكبير وغيرها من ذب النجاريات الامام مالك نبراس لوداد والمساالك + قدس الله سره واقاض علينا بركة كان يقول حجى زيارة قبر حبيب الرحمن + وصلا حتى في جوار طيب للعصيان + افضل من حج بيت الله المنان + وكان لا يتوجه الى بيت الله المتعال + مع كونه صاحب الثروة والاموال + وكان يصرح في اكثر الاحوال + بانه في قبره عليه الصلوة والسلام + وعلى آله واصحابه البررة الكرام + كعبه الله الملاك العالم + وستر اسرار احديته على الدوام + وهو الحقيقة المحمديّة والمادة الاحمديّة + اصل الحقائق السمرديّة + حياة الارواح الابدية ولا يخفى ان وجود الكعبة من وجوده + وتدرى الرحمة عليها من جوده + وكان يخشى من بعد جوار سيد الثقلين + ويكي حتى يتقاطر لحية من دموع الغنين + ويدكر اختيار سيدنا عثمان بن عفان + شهادة نفسه النفيسة على العجمان + ودعائه اللهم ارزقنا شهادة في سبيلك وامتنا في جوار حبيبك فلما وعد الله امامنا الملاك منحي الخلائق عن الممالك بان لا يقبض روحه الطيفه + الا في جوار حبيب + في المدينة المنورة</p>	

نبوی میں اس قصہ سے آوے کہ اوسمین نماز پُر نیاز باشوق و ذوق
 جان و جان بجالاوے کہ توحق سبحانہ تعالیٰ شانہ ثواب حج کامل کا اوسکو عطا
 فرماوے کہ اور جو شخص با وضوئے تام اس ارادے سے مسجدِ قبا میں جاوے کہ
 کہ بامدادِ آہی ادا کے دو رکعت یا چار رکعت نماز اوستے ظہور میں آوے کہ توحق
 تعالیٰ ثواب عمرہ کامل کا اوسکے نامہ اعمال میں تحریر فرماوے کہ اس باب میں
 احادیثِ قویہ اور اخبار و آثارِ مرضیہ بسیار ہیں کہ اور اونکی صحت پر متفق حضرات
 محدثین کبار ہیں کہ اور یہ امر بھی از بسکہ ظاہر و عیان ہے کہ ہر خاص عام پر
 ہویدا بگیان ہے کہ ادا کے حج ایک سال میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہیں ہوتا
 زمین پار کہ اور ادا کے نماز مسجدِ نبوی میں ہر روز چند بار حاصل ہونا ممکن ہے
 ہلا نکار کہ اور ہزار ہا نمازی اوس نعمتِ عظمیٰ سے مشرف ہوتے ہیں لیل و نہار
 پس مدینہ منورہ کیونکر فضل نہ ہو کہ معظیہ سے عند اولیٰ لا ابصار کہ مگر جس شخص
 کا نورِ فطرت مفقود ہوا اور اصل میں وہ ہے اہلِ نار کہ تو وہ کیونکر دیکھے
 مدینۃ السلام قبة الاسلام کے انوار پُر اسرار کہ اور کیونکر منکشف ہوں
 اوس پر مقرر حبیبِ قدیم منظرِ عجیبِ عظیم کے اسرار پُر انوار کہ وہ کنزِ مخفی
 سے ہویدا ہیں باطن او کا حدیث ہے عند اولیٰ لا ابصار۔ شعرا

بیاتا در مدینہ نور احمد	برہمنی از درود یوار لامع
جمالِ مصطفیٰ پردہ بینی	چو خورشید کی بے ابر طالع
بیا اسی کو چشمِ تیرہ باطن	برہمن ہر گوشہ صد بر باطن
بروقِ شبہ سوزا سجا لولایج	بدور دین فروزا سجا ساطع

و فرشیات ہے ۴ اویسکا کرشمہ جنات و مزین سماوات ہے ۴ وَلِلّٰهِ الْغَفَّارُ
دَرْمَافِي هَذِهِ الشُّعْرُ

شَمْسٌ عَلَى أَقْطَابِ الْكَمَالِ مُضِيَّةٌ أَوْجُ النَّعَاطِظِ مَرَكَزُ الْعِزِّ الَّذِي فَالْخَلْقُ تَحْتَ سَمَاعِلَهِ كَحَدَلٍ وَالْكُونُ أَجْمَعُهُ لَدَيْهِ كَنَاحٍ يَتَمَرَّ وَيُطْلِعُهُ أَرْهَافُهُ مِنْ فَوْقِ السَّمَاءِ وَلَهُ الْمَقَامُ وَذَلِكَ الْمُخُودَ مَا هُوَ دَرْجُ خَيْرِ أَوْمَةٍ وَخُصُومَهَا هُوَ بَأْسُهُ هُوَ وَآوُهُ هُوَ بَأْسُهُ هُوَ قَاتِلُهُ هُوَ نُونُهُ هُوَ طَائِفُهُ عَقْدُ الْإِقْدَانِ مُحَمَّدٌ وَتَنَائِيهِ وَالْعَرْشُ وَالْكَرْسِيُّ تَمَامُ تَقْوَاهُ وَصَلَوَى السَّمَوَاتِ الْعَالِيَةِ رُوحُهُ أَنْبَاءُ عَنِ الْمَاضِي عَنْ مُسْتَقْبَلِ أَنْبَاءٍ عَنِ الْأَسْرَارِ إِعْلَانًا وَكَمَر حَاشَاةٌ تَمُرُّ بِكَ وَكَأَحْمَدٍ غَايَةٍ	بَدْرٌ عَلَى فَلَكِ الْعُلَاسِيرِ أَنَّهُ لِرَحَى الْعُلَامِ مِنْ حَوْلِهِ دَوْرَانُهُ وَالْأَكْمَرُ يُبْرِمُهُ هُنَاكَ لِسَانُهُ فِي إِصْبَعٍ مِنْهُ أَجَلُ أَكْوَانِهِ وَاللَّوْحُ يَنْفِذُ مَا قَضَاهُ بِنَانُهُ لَمْ يُدْرَمِنْ سِتَانٍ تَمَالَى شَانُهُ هُوَ سَيْفُ أَرْضِ عِبُودَةٍ وَمَعَانُهُ هُوَ سَيْفُهُ وَالْعَيْنُ بَلْ لِنَاسَانُهُ هُوَ نُورُهُ هُوَ نَارُهُ هُوَ سِرَانُهُ وَالدَّخْرُ هُوَ الْوَاقُونَ أَوَانُهُ عِبَادُهُ تَمَّ مَحَلُّهُ وَمَسْكَانُهُ طَى السَّحْلِ مَكْدُ لِحِ رُكْبَانِهِ كَتَفَ الْقِنَاعِ وَكَمَ أَضَاكِرُهَا نُهُ يُفْسِحُ السَّرِيرَةَ لِلْوَسْرِ إِعْلَانُهُ إِذْ كُلُّ عَايَاتِ الْيَهْيَايَةِ أَنَّهُ
--	--

بَدْرٌ عَلَى فَلَكِ الْعُلَاسِيرِ أَنَّهُ
لِرَحَى الْعُلَامِ مِنْ حَوْلِهِ دَوْرَانُهُ
وَالْأَكْمَرُ يُبْرِمُهُ هُنَاكَ لِسَانُهُ
فِي إِصْبَعٍ مِنْهُ أَجَلُ أَكْوَانِهِ
وَاللَّوْحُ يَنْفِذُ مَا قَضَاهُ بِنَانُهُ
لَمْ يُدْرَمِنْ سِتَانٍ تَمَالَى شَانُهُ
هُوَ سَيْفُ أَرْضِ عِبُودَةٍ وَمَعَانُهُ
هُوَ سَيْفُهُ وَالْعَيْنُ بَلْ لِنَاسَانُهُ
هُوَ نُورُهُ هُوَ نَارُهُ هُوَ سِرَانُهُ
وَالدَّخْرُ هُوَ الْوَاقُونَ أَوَانُهُ
عِبَادُهُ تَمَّ مَحَلُّهُ وَمَسْكَانُهُ
طَى السَّحْلِ مَكْدُ لِحِ رُكْبَانِهِ
كَتَفَ الْقِنَاعِ وَكَمَ أَضَاكِرُهَا نُهُ
يُفْسِحُ السَّرِيرَةَ لِلْوَسْرِ إِعْلَانُهُ
إِذْ كُلُّ عَايَاتِ الْيَهْيَايَةِ أَنَّهُ

صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَلِمَةً عَلَى مَعْنَى يَرْجُو بَيَانَهُ

و امرہ بالجمع مکررۃ باداء المناسک، فعلى عدة الله حج مرة امامنا المآلک +
 رضی اللہ عنہ بلطفہ القدیم، عند ابود اده مع الحبيب الکرمیہ، علیہ افضل الصلوات
 و اتمم التسليم، یعنی کتاب منہل اصفاء اور نفسیہ تجسیم بین مذکور ہے، جامع کبیر وغیرہ
 کتب معتبرہ میں بھی موطور ہے، کہ تحقیق حضرت امام مالک عاشق صادق بلدی المساکین
 قدس سرہ سترہ و افاض علینا برہ و ائمہ بطور فرماتے تھے، مجبین صادقین کو
 افضلیت مدینہ منورہ سناتے تھے، کس حج میرا زیارت روضہ جناب سول
 کریم ہے، او پیر ہر زمان و ہر آن صلوات و تسلیمات خدا کے قدیم ہے،
 اور نماز پڑھنا میرا مسجد نبوی میں بالسرور، حج بیت اللہ سے افضل و اتمم
 ہے بالضرور، اور باوجود ثروت کثیرہ و حصول اموال فیہ متوجہ نہیں ہوتے
 تھے طرف بیت اللہ العلام، اور قصد حج کعبہ نہیں فرماتے تھے علی اللہ و ام
 اور اکثر احوال ایسا بیان صریح فرماتے تھے، مجبین حاذقین کو مشردہ جان بخش
 سناتے تھے، کہ تحقیق قبر شریف جناب رسول کریم علیہ الطیب الصلوٰۃ و التسليم
 میں لا کلام، دو چیز مسعود موجود ہے نزد محققان ائمہ اسلام، ایک تو
 لب لباب ارض کعبہ زکیہ، اور دوسرا سیر اسرار حضرت احدیہ، اور ہی
 ہے سر حقیقت محمدیہ، اصل فیوض حضرت احمدیہ، وہی سر ساجد و مسجود
 ہے، وہی حقیقت عابد و معبود ہے، اوسے وجود ہمہ موجود ہے،
 لا بد اوسے سے بقا ہر وجود ہے، اوسکی جود سے کعبہ حضرت و دود ہے،
 اوسکی رحمت سے رحمت کعبہ محبوبہ، اوسے سے تنزل رحمت صلیح و
 روح ہے، اوسے سے حیات ابد الابد ارواح ہے، اوسیکا شمع فیض غیاث

علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام + افضل الصلوات واكمل التسلیمات
 مرد سالیاں والا یتام + اور وہ جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقت
 ہجرت مکہ معظمہ کو خطاب فرمایا کہ اسی بلدا میں + تو میرے نزدیک محبوب ترین
 بلاد ہے بالیقین + اور ایک روایت میں مکہ خیر بلاد اللہ مذکور ہے + اور
 احب ارض اللہ سبھی مسطور ہے + تو اوس میں آسراں بسیار ہیں + اہل ستر شہر کا
 ہیں + ازاںجملہ یہ کہ وہ قول پیش انہما را فضلیت مدینہ منورہ بوحیہ پروردگار
 ہے + اور بعد اوس وقت کے انہما را فضلیت مذکورہ نہ مخالف اخبار و آثار ہے + کیونکہ
 مکہ معظمہ کا ظہور احب ارض اللہ اوس وقت میں ہونا ثابت بلا انکار ہے + اور بعد اوس کے
 انہما را احب ارض اللہ مدینہ منورہ کی شان میں مقصود کردگار ہے + اوس وقت میں
 مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا مشہور ہوا + اور اوس وقت میں مدینہ منورہ کا افضل ہونا
 ہی مذکور ہوا + اوس وقت اوسی کی خیریت کا اشتہار ہوا + اور اوس وقت میں اسی کی
 فضلیت کا اظہار ہوا + اگرچہ علم الہی میں مدینہ منورہ ہی افضل بلاد اللہ تھا + اما اوس
 شہرت میں مکہ معظمہ ہی اجل بلاد اللہ تھا + اوس وقت میں اوس کا افضل ہونا بہر
 خدا ضرور تھا + اور اوس وقت میں اس کا اجل و اکمل ہونا براے مصطفیٰ منظور
 تھا + نہ وہ اشتہار اس اظہار کو مانع ہے + نہ یہ اظہار اوس اشتہار کو سامع ہے +
 ہر ایک اشتہار و اظہار اپنے وقت پر لاسع ہے + پس کیونکہ اس امر میں منکر اعتراف
 کا طمع ہے + آیا نہیں دیکھتا تو وہ فرمان واجب الاذعان پروردگار + جو قرآن
 مجید فرقان حمید میں ایسا ہے نگار + جو بنی اسرائیل اور بنی لبی مریم کے حق میں
 ہوا ہے آشکار + یا نبی اسرائیل اذکروا نعمتی الّٰہی الّٰہی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین

اور دائم ہر اسان و لرزان ہوتے تھے مہجور بیۃ قبر جناب رسول کریم سے +
 اور ہمیشہ روتے تھے دور بیۃ ہمسایگیۃ نور قدیم سے + یہاں تک کہ دونو
 چشموں سے ایسی دونہا اشک جاری ہوتی + کہ اوستے اپنی ریش مبارک
 سیراب ہو کر ایک لڑی موتیوں کی زمین پر ساری ہوتی + اور اس حالت سے
 ایک ایسی حالت آپ کے دل نورانی پر طاری ہوتی + کہ اپنی زبان فیض عنوان سے
 ذکر شہادت حضرت عثمان علیہ الرضوان ایسا ظہور میں آتا + کہ دل مجبین صبا قین
 اوستے نہایت و بیغایت سرور میں آتا + اور وہ یہ ہے کہ حضرت عثمان ابن
 عفان نے قبول کیا شہادت اپنے نفس کی بصد اختیار + اور نہ ترک کیا
 شہر مدینہ با سکینہ کو بسبب حصول جوار سیّد مختار + اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ
 سے اسطور دعا مانگتے تھے لیل و نہار + کہ ہکو شہادت نصیب کر تیرے لئے خاصاً
 مخلصاً اے پروردگار + اور موت نصیب کر ہکو تیرے حبیبکے ہمسایگی میں +
 کردگار + پس جبکہ امام مالک سے وعدہ کیا حق تعالیٰ نے بالطف بسیار + کہ نہ
 قبض کرینگے ہم روح پُر فوق کو تیرے جسم طاہر سے زینہار + مگر قُرب حبیب
 علیہ الصلوٰۃ و التناہین اے پروانہ شمع انوار + تیرا اور تیرے حبیب کا اسی
 مدینہ دل عشاق کے نگینہ سے حشر کرینگے روز شمار + پس اسی وعدے
 پر حق تعالیٰ نے امام موصوف کو امر کیا کہ حج بیت اللہ واکرین ایک بار پھر
 حضرت امام مالک نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ کیا حسب وعدہ ایزد غفار +
 اے اللہ راضی ہو او سل امام ہمام سے علی اللہ و ام + اور ہم گنہگار و ن
 شرمسار و ن سے بالطف تمام + طفیل و داد امام موصوف کے مع سید الانام

لہن فی فضل ما تم فضلہم وقولہ تعالیٰ وانی فصلتکم علی العالمین من عطف الخاص
 علی العام للتشرف ای فضلت اباہم علی اہم زمانہم ہما منحتہم من العلم والايمان
 والعلی الصالح وحملتہم انبیاء وسلوکا مقسطین وہم اباؤہم الذین کانوا فی عصر
 موسیٰ علیہ السلام وبعده قبل ان یعزوا وهذا كما قال فی حق مریم واصطفاک
 علی سباء العالمین ای شاء زمانک فان خدیجہ وعائشہ وفاطمہ رضی اللہ عنہن
 افضل منہا فلم یکن لہم فضل علم امۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ
 فی حقہم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فلا ھن غرق فی العالمین عرفی لا حقیقی
 اے لیبیب و فی وے اریب صفی سبب افضلیت مدینہ منورہ حلول رسول مقبول
 اوس شہر شریف مین بلا انکار ہے + اور موجب اجملیت واکملیت مدینہ طیبہ
 پر و ام قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اوس بلدیہ منیف مین تاروز شمار ہے +
 اور ظہور و فور نصرت دین متین اوس بلدیہ حبیب الرحمہ الراحمین سے انبکسکہ
 بسیار ہے + اور کثرت نزول احکام رب العالمین اور اکمل دین سید المرسلین
 صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین بھی اوسی شہر شہیر اور بلدیہ منیر سے آشکار ہے + اور وقت
 ہجرت جملہ امور مذکور اوس شہر پر نور مین مفقود و معدوم تھے + اگرچہ علم الہی اور فراست
 سید بنا ہی مین وہ ہمہ سبب افضلیت موجود و معلوم تھے + پس اس وقت
 مین مکہ معظمہ کا خیر بلاد اللہ ہونا ہی مشہور تھا + اگرچہ حقیقت مین مدینہ منورہ کا
 افضل بلاد اللہ ہونا ہی بالضرورت تھا + پس وقت ہجرت مکہ مکرمہ کے حق مین
 فرمان خیر بلاد اللہ مدینہ منورہ کی افضلیت کو مانع نہیں + یہ سبب فرمان مذکور
 مکہ مکرمہ مدینہ معظمہ سے افضل ہو سکو عاقل ہرگز سامع نہیں + کیونکہ بعد فرمان

یعنے اسی بنی اسرائیل یاد کرو تم ہماری اُن نعمتوں کو جو انعام کیا ہے تمہارے
آبا و اجداد پر بالیقین + مثل انزال من وسلویٰ او تطلیل غلام + اور جاری کرنا
پانی دوازده چشمے کا ایک پتھر سے وادیے تہ میں لاکلام + اور سوا اسکے دیگر عطیات
مرضیات و اکرام + اور فضیلت دیا ہے تمہارے آبا و اجداد کو اسے یہود + اوپر
اوس اہل عوالم کے جو اوس وقت میں تھے موجود + پس عالمین سے اونکے زمانے
کا اہل عوالم ہے معہود + نہ اہل عوالم مطلق تار و زبر پر سوز موعود + اور ایسا ہی
بی بی مریم کے حق میں یہ فرمان حسین + وَاصْطَفَا عَلٰی الْبِیَّاتِ الْعَالَمِیْنَ + یعنی
تیرے زمانے کی عورتوں میں تو پسندیدہ ہے + اون سب پر تجھے فضیلت اونسے
تو ہی برگزیدہ ہے + پس دونو عالمین میں اتغراق عرفی معہود ہے + نہ اتغراق
حقیقی مقصود ہے + یعنی تخصیص اونکے زمانے کی وہاں مراد ہے + اور مراد مطلق
زمانہ ہر دو جگہ میں ناسد ہے + کیونکہ اُمت محمدیہ کو سائر اُمم پر فضیلت
اشکار ہے + چنانچہ کلام قدیم قرآن کریم میں یہ آیت پُر ہدایت نکار ہے + کہ کُنْتُمْ
خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلْعَالَمِیْنَ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ + اور ایسا ہی
اخبار و آثار و اجماع اُمت روشن ہے اور اظہر + اور بی بی مریم خدیجہ کبریٰ افضل
علی الاطلاق ہیں + اور بی بی مریم سے حضرت عائشہ صدیقہ اور فاطمہ زہرا افضل
بالاتفاق ہیں + رضی اللہ عنہا و عما جہتہا + قال فی روح البیان + وغیرہ من
تفاسیر القرآن + یا نبی اسرائیل ذکر و اٰی شکر و انعمتی الّتی انعمت بہا علیکم بانزال المن
و السلویٰ و تطلیل الغلام و تغیر الماء من الحجر و غیرہا و ذکر اسم علی لا باء الاثم الفکر
علیٰ ہیناء فانعم بشرفہم و لذلک خاطبہم فقال تعالیٰ فضلکم و لم یقل فضلکم

يقول لا يقبض النبي الا في احب الامكنة اليه اور جو زمين محبوب سيد مختار
 ہے + لاریب وہی زمین محبوب پروردگار ہے + کیونکہ حب خدا کے عظیم تصدیق
 پر حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے اون دونو محبوبین کمال اتحاد ہے +
 دونی اور اتحاد میں تضاد ہے + پس دونی دور کر وہی ایک مراد ہے +
 اوسی ایک مراد کی و داد سے دل شاد ہے + اوسی دل شاد پُر سدا دے
 سبکی یاد ہے۔

شدمرادر ہر دو عالم اوست دوست	
دوستی باد گیران بر بولے اوست	

اور مستدرک حاکم میں ایسا مسطور ہے + شرط صحیحین پر مذکور ہے + کہ نبی
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسطور کیا است دعا + پس حق سبحانہ تعالیٰ اشیاء
 نے قبول کیا اوسکو بلا امترا کہ اللہ عز و جل انک اخرجتني من احب البقاع الي
 فاسكني في احب البقاع اليك ای فی موضع تصیرہ کذاک لیجتمع فیہ الجنان +
 حب الله وحب حبيب الرحمن فظهر اجابة الدعوة وصير ورثا احب مطلقا
 من ذلك الزمان حتى كان حبيب الملك الودود الجنان + يحرك دابة اذ انما
 من حبها في الجنان + وما كان احب الى الله ورسوله اختار + كيف لا يكون فضل
 عندنا ولى لا بصرك + ولهذا افتض الله العزيز العلام + على حبيب علي الصلوة
 والسلام + الاقامة بها الى ان يحشر من ذلك المقام + وحش هو على لا قتداء به
 سائر اهل السلام + في سكنها والموت بها الى يوم القيام + هذا ما اتفق
 عليه الاثمة الاعلام + لاجماع الصحابة على فضلية دار السلام + على مكة المكرمة

مسطور جناب حبیب غفور نے مدینہ منورہ میں حلول پُر نور فرمایا + اور دوام
 قیام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تا یوم القیام اوسی شہر میں ظہور پایا + اور
 حصول خیرات کثیرہ اور وصول برکات وغیرہ اور اعلام مراتب دینیا و راسخہ
 مآرب دنیویہ نے مدینہ پُر سکینہ میں چہرہ دکھلایا + اور طول اقامت ذات
 سید الکائنات علیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیمات جو معدن جمیع فضائل و شمائل
 انظر من الشمس ہے اوسی شہر سے ہویدا ہے + اور ہمہ اقسام فضیلت دینیہ اور
 جملہ انواع خیریت دنیویہ کا مرجع جو وہی ذات قدسی صفات اکین من الہامس
 ہے وہ سب نسل پر وانا اوسی شمع پر شیدا ہے + اور جب وقت معہود بہر فضیلت
 مقصود نے اوس شہر محمود کے لیے جلوہ موعود دکھلایا + تب جناب رسول کریم
 علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے برکت و محبت اور خیر و سعادت مکہ معظمہ سے اکثر وافر فرمادے
 منورہ کے لیے استمداد فرمایا + کہ اللہم حبیب الینا المدینۃ کحبنا مکہ بل آشد
 اور اس دعوت نے لاریب نزد خدائے جل جلالہ و عظم نوالہ خلعت قبولیت پایا
 لہذا حدیث نفیس میں جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ایسا بیان
 صدق عنوان آیا + کہ ما علی الارض بقعة احب الی من ان یکون قبری
 بہا منها اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے + اور حضرت سیدنا
 ابوبکر الصدیق سے بھی مسطور ہے + اور یہی اصل اجماع تفصیل مدینہ منورہ باضرو
 ہے + کہ لیس فی الارض بقعة اکرم علی اللہ من بقعة قبض فیہا نفس نبیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم + اور ابولعل ابنی اسناد سے ایسی روایت لایا ہے + کہ جناب
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہو + اوس وصول مراد سے میرا دل نہایت شاد ہو + ۵

ہوا فرمانِ ایزد جب ہویدا
تو کر سکتے سے ہجرت اب نمودا
رہن خواری و ذلت میں یہ کفار
خدا یا تب ہو امین رخت بردار
تو لگہ گاہ میرا ہے جو پُر نور
ہو رحمت کا چشمہ جس سے فوار
جو ہے مکے میں کعبہ تیرا خانہ
سما علی خلیلی وہ بنا ہے
جو بندے خاص تیرے تجھے قربان
وہ لا بد مجھے دائم بسکہ شیدا
وہ ہے بلدا میں آمنہ جب
جو وہ بلدا میں دلپریز گین ہے
جدائی اوسکی مجھے ناگوارا
وہ ہے نزدیک میرے بسکہ محبوب
جو ہو نزدیک تیرے ایخداوند
وہ ہو خیر بلاد اللہ خدا یا
وہ ہو محبوب تر چون شمع پیدا
وہ ہو وے جامعِ حبیبین لاریب

کہ اے محبوب دلہا تجھے شیدا
کہ ہوں خلقت میں ظاہر اوتے ہرار
کرین تجھ پر فدا دل جملہ نصار
نرسوز دل بعزمِ ہجرت دار
دلِ خلقِ عوالم جسے سرور
ہوئے اوسپر ملائک بسکہ دوآر
وہ طیر دل کا دائم آشیانہ
جلیلی ذات کی اوسپر شناسے
وہ طائف او بخدا دائم بادلِ مہمان
تیرے آنوار اوس گھر سے ہویدا
تو ہے وہ آئنا لاریب یارب
تو وہ محبوب تر بس نازنین ہے
ولے اوتے کیا ہجرت خدا را
وہ محبوب ترین ہے بسکہ مرغوب
ہمہ شہرون سے افضل شہر و لبند
احب الارض حق نزدِ برآیا
تو دلہا اوسپر چون پروانہ شیدا
وہ سب شہرون سے افضل ہو بلا عیب

انہا المومنون الفہام + ولا عبقۃ بما یخیرہ الضیر الطغام + اللہم امتنا علی الذ
 الاحتماد التام ہذا من التعبیر والتحریر واللہ یدی بہ البصیر + مخلص
 چارون احادیث مذکورہ کا جو تجبیر سے ہوئیں ہیں نگار + یہ ہے کہ دعا کیا
 جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ اسے پروردگار + محبوب کر
 ہمارے نزدیک مدینہ مکرّمہ کو با صدّ عز و وقار + جیسا کہ محبوب ہے ہمارے
 نزدیک مکہ معظمہ بلکہ اسے نہایت بسیار + پس حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے
 دعائے مذکور کو قبول فرمایا + اور محبوبیت و فضیلت مدینہ منورہ کی
 اظہار میں لایا + تو مدینہ با سکینہ محبوب ترین بلاد اللہ ہوا نزد سلیّنام
 صلی اللہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ البرۃ الکرام + یہاں تک کہ مدینہ رحمت خرنینہ
 کی فضیلت کا اپنے اسطور کیا اشتہار + کہ روئے زمین پر اس شہر
 سے کوئی جائے میرے نزدیک محبوبتر نہیں زمینہار + اور نہ محبوبتر ہے
 اسے کوئی جائے نزد پروردگار + کہ جس شہر میں میری قبر ہو بفرمان
 ایزد غفار + اور اسطور بھی دعا کیا رسول مقبول نے علیہ الصلوۃ والسلام
 کہ اس شہر سے ہجرت کیا مینے تیرے امر سے اے ملکِ علّام + جو تمام
 شہروں سے محبوبتر تھا میرے نزدیک لا کلام + اب سکونت دے تو
 مجھ کو اس شہر میں جو محبوبتر ہے تیرے نزدیک علی اللّوام + یعنی ایسے
 شہر میں جو تیرے اور میرے نزدیک محبوب ترین سائر بلاد ہو + جامع
 حبّین حبیبین ومعدن و داد ہو + جسے میری اُمت عالی ہمت کو دین دنیا
 کا حصول سدا د ہو + وہ حصول و داد کہ جسے دارین کا ہمہ وصول مراد

وابن ابی لہذا عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ الیکما قال لعلہما وحبہما الفہامہ
 یحمر بن الزرقانی فی شرح المواہب اللقسطلانی علیہم الرضوان الصمدانی و
 فائدة البشرى بموتہ علی السلام و اضافۃ الشفاعة الی ذاتہ الشریفۃ
 لا فائدة انہا عظیمة اذہی تقظم بعظم الشافع ولا اعظم منه صلی اللہ علیہ
 وسلم ولا اعظم من شفاعتہ کما صرح بہ العلماء الامامہ کالسبکی وغیرہ رحمہم اللہ

من زار قبر محمد	نال للشفاعة في غد
بإلله كرس ذكره	وعد يشہ يامنشد
وجعل صلاتك دائما	جهرا عليه تهتدى
فيهم الرسول لمصطفا	ذو الجود والكف الندى
وهو المشفع في الورى	من هول يوم الموعد
والخوض مخصوص بهم	في الحشر عذاب المورع

صَلِّ عَلَيْهِ رَبَّنَا

مَلَأْخِ نَجْمَ الْفَرَقِ

کیا مقبول حق نے اوس دعا کو	کیا سبزل احمد پر عطا کو
ہوا فرمان حق یا نور نوری	دل خلقت ہوا جسے سروری
وہ ہے شہر مدینہ باسکینہ	وہ ہے لاریب رحمت کا خزینہ
کرون مین اوسے نصرت کا دینہ	عیان او نہر جو ہیں زمر آئینہ
کرون مین فتح مکہ جو مستینہ	مدینے سے جو ہے از بس رصینہ
جو آوین زائرین اہل سفینہ	مدینے مین وہ ہوں باشع سفینہ

ہمہ شہرون سے آجمل درجہ کار
 ہمہ شہرون سے اکمل اور آخند
 دل جان سے رہونین اوسمین قائم
 کہ نصرت سے ہووے دین آباد
 تو ہو حاصل ترقی میرے دین کو
 وہ دین اللہ سے دائم ہو و مسرور
 وہ ہو آباد دائم مومنین سے
 وہ انکے ذکر سے معمور و پرنور
 عیان تجھ پر توئی یکتائے جانی
 عیان تجھ پر نہ ظاہر ہو بیان میں
 کہ ہے رحمت غضب پر بسکہ فائق
 تو مغفورین جاوین بادل زار
 وہ ایمان سے نہون زہار عریان
 وہ تیری دید سے پھر دید پاوین
 تو ایمان پر وہ گزرین جملہ زوار

وہ ہو محبوبتر نزدیک غفار
 وہ ہو محبوبتر نزدیک احمد
 تو دے اوسمین سکونت مجھ کو دائم
 حیات دنیوی و دین سے شاد
 کروں میں فتح اوس بلدِ امین کو
 تو لدگاہ میرا حسین پرنور
 کروں میں پاک کعبہ مشرکین سے
 طواف خاص بندوں سے وہ مسرور
 خدایا جو کہ ہر سار نہانی
 جو درد و سوز امت کا جان میں
 اگر بخشین تو او نکو تیرے لایق
 ملوث جبکہ آوین وہ گنہگار
 وہ جاوین چشم گریان سینہ بربان
 وہ تیرے پاس با ایمان آوین
 کہ وہ میری شفاعت کے سزاوار

خیوری بھی طفیلِ جملہ زوار

رہے دیدار احمد سے وہ سرشار

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی آلہ واصحابہ البرۃ الکرام من زار قبری و
 وجبت له شفاعتی و فی روایت حلت له شفاعتی رواہ الدارقطنی و ابو الشیخ

<p>وہی عرشِ متین عرشِ برین پر وہی نورِ خدا ہے سب سے اجل تو مکے سے وہ فضل بر ملا ہے تو اوسکو ہے شرافت ایسے ہر آن جو ہو غسل و وضو سے پاکِ اظہر وہ حرمت میں برابر مثلِ فرقان جو اے مصحفی سے نزدِ واصل جو اے مصطفیٰ سے نزدِ اکمل</p>	<p>وہ کعب کعبِ بین زمین پر وہی اصلِ فضیلت سب سے فضل مدینہ جبکہ جا رہا مصطفیٰ ہے ہوئی جب جلدِ مصحفِ جاہِ قرآن نہ مس و سکو کرے الا منظر کہ ہے تعظیم اوسکی عزتِ قرآن ہوئی جب جلد کو تعظیم حاصل تو مکے سے مدینہ کیوں نہ افضل</p>
<p>گلستانِ مین یہ غنچہ ہے شگفتہ بہ طفلوں پر خمیوری جو نہ ہفتہ</p>	
<p>رسید از دستِ محبوبے بدست کہ از بوئے دلاویر تو مستم ولیکن بدتے با نخلِ شستم وگر نہ من ہما خاکم کہ ہستم ملی گیمے کو احمد سے لطافت ملی احمد سے بے نقصان جو بے عیب وہی اشرف وہی الطف ازان در جہان جگے قدم سے بان شان ہے امان ایمان اوسی سے در جان ہے</p>	<p>گلِ خشبوئے در حاتمِ روزے بد و گفتم کہ مشکِ یا عبیری بگفتا من گلِ ناچسبہ بودم جمالِ ہمنشین در من آثر کرد ہوئی کیمے سے مکے کو شرافت شرافت بھی لطافت او لکھو لاریب تو جو اصلِ شرافت کا ہوا جا رہا وہ دیا پادشاہِ دو جہان ہے وہ دایہ نورِ ایمان با امان ہے</p>

<p>تو ہو وین زائرین اوستے تھینہ کہ جسکا عرش ادنیٰ ایک زینہ کہ ہے دلپر محبت کا نگینہ ہوا پیدا وہ از لطفہ لعینہ کہ از ابنِ مغیرہ وہ قرینہ</p>	<p>جو ہے تیری شفاعت بس رزینہ جو ہے دربار تیرا بس رکینہ مشرّف اوستے ہو عینِ امینہ نمانے اسکو جو ازل سکینہ وہ ہونا رہنم مین رہینہ</p>
<p>خیوری جسکا ہے نفسِ سمینہ تو کب مانے وہ کلماتِ مبینہ</p>	
<p>طلبِ اونکی ذلیلون کو سزاوار وہی محبوب تر باشد کبر زمان سے وہ قدیمی بھی نشان ہے دل انگشتی پر چون نگینہ مدینے کا ہوا فرشِ زمین پر وہی دونو پہ بھی غالب سدا ہے تصدقِ نعل پر عرشِ برین ہے و ختم الانبیاء و مرسلین ہے وہ اُمّ اُمّ اصلِ روحِ آدم وہ روحِ روحِ خلقت کی پناہی تو احمد پر خدا شیدا ہوا ہے تو کب ہوتا خدا عرشِ برین پر</p>	<p>محبوب کیا دیلون سے سروکار حبیبی کا ہوا مسکن جہان پر منزہ ہے خدا اگرچہ مکان سے ولے میرا خدا ہے در مدینہ خدا کا استوا عرشِ برین پر نہین بلکہ اوسیکا استوا ہے قد مہوسی سے یہ فرشِ زمین ہے مدینے میں جو لولاکی امین ہے وہی اصلِ وجودِ جملہ عالم نہین بلکہ وہی روحِ الہ ہے محمدؐ سے خدا پیدا ہوا ہے نہوتے وہ اگر پیدا زمین پر</p>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

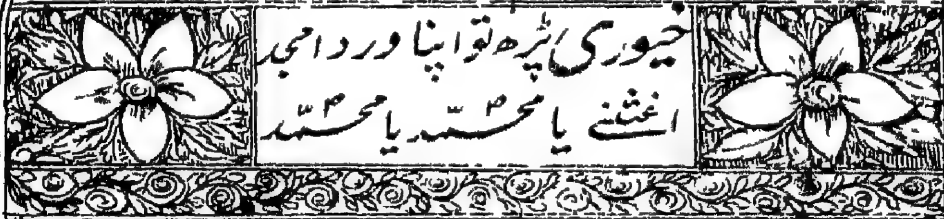
بیان فضائل مدینہ جناب سول کریم

علیہ افضل الصلوات وکمل التسلیم

قال فی مثل الصفا والخصائص الکری، و غیرہا فی رب الکمال، ان من خصائص
 بلد الرسول، معدن الوداد والقبول، ان لا يموت فيه احد من الائمة،
 الا على ايمان بشرط كونہ من اهل السنة، وتعرف جوار حبيب الرحمان
 وقرب منار طبیب العصیان، علیہ اطیب الصلوة والسلام، وعلى آله
 واصحابہ الکرام، واتفق على تلك الخاصة ائمة المحدثين الاعلام،
 وحضرات اصحاب الکشف والصحیح النام، وما انکرها احد من الحضرات العظام،
 اللهم ارزقنا قرب منارة الکریم، والکمننا بتعرف جوارہ الفخیم، بحاجہ جیبک
 صاحب الخلق العظیم علیہ افضل الصلوات وکمل التسلیم، یعنی مثل الصفا
 اور خصائص کبریٰ میں مذکور ہے، اور انکے سوا دیگر کتب کاملین میں بھی مسطور
 ہے، کہ خصائص مدینہ منورہ یہ امر مستحق بالضرور ہے، کہ نہین مرتا اوس شعبہ
 میں کوئی شخص جہل سنت بے فتور ہے، مگر ساتھ سلامتی ایمان کے جو سر پایہ و
 موفور ہے، اور یہ نعمت عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ بہ سبب شرافت ہمسائیگی جناب

تو اہل دل ہما و سپرین شیدا
خدا پر جو فدا و سپر فدا ہے
وہی یکتا حبیبِ لامکان ہے
وہی یکتا وہی اصلِ اوادیم
وہ شرکت سے منہ ہے بلا عیب
تصدق باد ہر نور محمد
دگر او پر جو ہن اہل مدینہ
نجومِ زین جو ہن وہ جملہ رہبر
شمارِ جملہ اسرارِ حقائق
منور نور بخشے چون زربقان

وہ درجہم جہان چون دل ہویدا
مدینہ مسکنِ نور خدا ہے
وہی نور زمین و آسمان ہے
اسکس قبہ جسدِ عوالم
وہی فاتح وہی خاتمِ بلاریب
دُرِ صلوات و تسلیمات ایزد
بھی او کی آل پر جو چون سفینہ
صحابہ اور ازواجِ نبی پر
شمارِ جملہ اشعارِ خلاق
الی ابدالابد ہر لحظہ ہر آن



یعنے فرمایا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آشکارہ کہ تحقیق شہر مدینہ
میری ہجرت گاہ ہے بفرمان پروردگار + اور اسی شہر میں میرا بستر اقامت ہے
تاروز شمار + مراد اس بستر استراحت سے قبر شریف ہے بلا انکار + اور اسی
شہر سے میری جائے برآمد ہے بالملائکہ ستہ ہزار + یعنی روضہ مطہرہ است قیامت
کے روز میرا حشر کرگیا پروردگار + سب انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام
کے پہلے باسرع و وقار + پس لازم ہے میری امت پر حفاظت میرے مسایہم کی
لیل و نہار + یعنی ہر طور سے اونکے خیر خواہ ہوں سارے مومنان سعادت شمار
اور اونکی تعظیم و تکریم میں حسبِ مقدور صدق دل سے رہیں خدمت گزار + تو
قیامت کے روز میں اونکی شفاعت کرو بخانہ نزدیک و غفار + اور جس شخص نے غفلت
کیا اوس میری وصیت کو جو بالا ہوئی ہے نگارہ + تو پلٹا و بچا اوس کو حق تعالیٰ اوست
حوضِ خیال سے کہ جہاں پانی ہے رحیم اہل نار + یہ حدیث کتاب خلاصۃ الوفا میں
مستور ہے + بروایت خارجہ بن زید مذکور ہے + اور وہ کتاب سیدنا علامہ
سمہودی کی مشہور ہے + اور فرمایا جناب رسول کریم + علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
اے فہیم + کہ تہ ارادہ کرگیا بدی کا اہل مدینہ سے کوئی بدکار + مگر کہ گلاہ گیا اوس کو
حق تعالیٰ فی النار + مثل گلنے رائے کے گم میں اے ہوشیار + یہ حدیث
شریف صحیح مسلم میں مرقوم ہے + اور اسی کتاب و روایت سے یہ حدیث بھی تحقیق
و معلوم ہے + کہ جو شخص اہل مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے کسی طور + تو پلٹا و بچا اوس کو
حق تعالیٰ جیسا کہ نمک گلتا ہے پانی میں فی الفور + اور روایت کیا ابن زبائن
سعید بن مسیب سے بالیقین + علیہم رضوان اللہ المتین + کہ جناب رسول کریم

رسول کریم ہے + قرب مزار سید مختار سے یہ چشمہ فیض عظیم ہے + اس خاصہ
 پرستفق ہوئے ہیں ائمہ محدثین کرام + اور اسے طور متفق ہیں اوپر حضرات
 اولیائے عظام + اور کوئی بزرگ خاصہ مذکورہ کا شکر نہیں ہو از نیار + کیونکہ
 لاریب وہ متحقق ہے عند اولی البصار + اسے اللہ نصیب کر سکھو قرب مزار صاحب خلق
 عظیم + اور مشرف کر سکھو جو اس سید مختار سے اس خدائے قدیم + علیہ الصلوٰۃ
 وازکی التسلیم قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ له واصحابہ البرۃ الکرام
 ان المدینۃ مہاجرۃ وہیہا مصعبی ومنہا مہاجرۃ حق علی امتی حفظ حیرانی فیہا
 من حفظ وصیتی کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ ومن ضیعہا اوردۃ اللہ حوض النجاة
 قبل ما حوض النجاة یارسول اللہ قال حوض من صدید اهل النار رواہ العلامة
 السہودی فی خلاصۃ الوفاء بروایۃ خارجیۃ بن زید رضی اللہ عنہما وقال انینا
 وشفیعنا اکرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرید احدا اهل المدینۃ تسبیح
 الا اداہ اللہ فی النار ذوب الرصاص فی روایۃ کما یدوب الملح فی الماء
 رواہ مسلم رضی اللہ عنہ وروی ابن زبالة عن سعید بن المسیب ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدیه وقال اللهم من اراد فی و
 اهل بلدی بسوء فاجعل ہلاکہ وروی الطبرانی فی الکبیر علیہ رضوان
 اللہ القدیر من اذی اهل المدینۃ اذہ اللہ وعلیہ لعنة اللہ والملائکۃ والناس
 اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی
 آلہ واصحابہ الکرام اول من استغفر لہ من امتی اهل المدینۃ ثم اهل مکۃ ثم
 اهل الطائف رواہ العلامة السہودی فی خلاصۃ الوفاء رضی اللہ عنہ

لَقَطَيْنِ تِلْكَ الدَّارَ وَالْحَجْرَاتِ	لَكِنْ سَاهِدِي مِنْ حَقِيلِ تَحِيَّتِي
يَفْتَاهُ بِالْأَصَالِ وَالْبَكَرَاتِ	أُرَكِّي مِنَ الْمَسَاكِ الْمَفْتُقَ نَفْحَةَ

وَنُحْصِيهِ بِرَوَاكِي الصَّلَوَاتِ	
وَنُؤَامِي التَّسْلِيمِ وَالْبَرَكَاتِ	

بَيَانِ فُضَائِلِ بِلَدَاتِ الْإِمِينِ مُوَلِّدِ حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

رَوَى الْقُرَشِيُّ فِي مَنْاسِكِهِ ٤٠ لَاهِلَ الْحَبِّ فِي مَسَائِكِهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَنبَةَ
الْمَلْبِيبِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَحِيْبُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ مَنْ آمَنَ أَهْلَ الْحَرَمِ
أَسْتَوْجِبُ ذَلِكَ أَمَانِي وَمَنْ أَحَافِظُهُ فَقَدْ حَقَّرَنِي وَكُلُّ مَلِكٍ حَيَاةَ رَءِيسَةٍ
حَمَلُوا إِلَيْهِ وَلَطَمَ مَكَّةَ حُورُنِي الَّتِي أَحْتَرَّتْ لِنَفْسِي أَنَّ اللَّهَ ذُو مَلَكَةِ أَهْلَهَا حَلِيزَتِي
وَجِيرَانِ بَيْتِي وَعَمَارَهَا وَدَسَّ وَأَضْيَا فِي وَفِي كَفَى وَأَمَانِي فَمَا مَنُونٌ عَلَى
وَفِي دُمْتِي وَحَوْلِي

شِعْرًا

أَذْأَشَاهِدَتْ فِي الْمَعْنَى سَاهِمًا	فَقُلْ بِلِسَانِ عَرَاكِ يَا حَلِيلِي
وَيَا لَسَنَارِ عَمْسَاكِي عَرَاهَا	وَهَا أَنْجَارِ مَيْتَاكِ يَا رَجَائِي
عَلَى الْحَارِ الْآخِرِ يَرَادُ أَعَاَهَا	وَالْجِيرَانِ وَالصَّيْفَانِ حَقُّ
وَمَنْ قَدْ حَلَّ جَهْرًا فِي حَمَاهَا	إِلَيْكَ شَفِيعُنَا الْهَادِي الْمَفْدُ

عَلَيْهِ مِنَ الْمُهَيْمِينَ كُلِّ وَقْتٍ

سے دو دوست ہارک اوشایا اور سطور دعا زبان فیض عنوان سے فرمایا کہ جو شخص راہ بدی کا کرب محبت اور اہل مدینہ میرے شہر سے اس پر درگاہ تو جلدی ہلاک کر تو اسکو اور نہایت ذلیل و خوار اور سطور بھی فرمان رسول کریم ہے اور نہ صلوٰۃ و سلام رب رحیم ہے کہ جو شخص اذیت دے اہل مدینہ کو کسی طور نہ تو لا بد اذیت دے اسکو حق تعالیٰ فی الفور اور اوپر نیست خدا اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی نثار ہو فرض اور نفل اسکا مقبول نہیں وہ مرد و پروردگار ہو یہ حدیث معجم کبیر طبرانی میں مسطور ہے رضوان ایندھان اپنے موافق ہے اور یہ بھی فرمان سید الشہداء و جان شکار ہے درود رب و دودا و نہ دامن نثار ہے کہ اول شفاعت کرو نگاہین اہل مدینہ کی لاکلام کہ وہ میرے ہمسایہ ہیں حالت رنج و راحت میں علی الدوام پھر شفاعت کرو نگاہین اہل مکہ معظمہ کی بالضرور کہ وہ ہیں ہمسایگان ملک یوم النشور پھر شفاعت کرو نگاہین اہل طوائف کی نزدائز و حنان کہ وہ ہیں میرے بھائی عبداللہ بن عباس کے ہمسایگان یہ حدیث خلاصۃ الوفا میں مسطور ہے اور دیگر کتب معتبرہ میں بھی مذکور ہے وَلِلّٰهِ الْمُلْكُ

الْفَقَارُ دَرَّمَا فِي هَذِهِ الْأَشْعَا

ہدی الانام وخص بالآیات
و تشوق متوقد البحر است
من كثرة التقبيل والرسقات
أبدًا لو سحبا على الوجنات

یاد اسخیر المسلمین و من به
عندی لاجلک لوعة و صبا به
ولا عقر مصون شیخہ بیہما
لولا العوادی و الاعادی زرقا

برگزیدہ ہے + منظر نزول رحمت و آسرا ہے + منظر حلول عنایت و انوار
 ہے + میں ہوں صاحبِ بلکہ معبودیت میری شان ہے + ہر ایک اہل مکہ میرے
 گھر کا ہمسایہ پسندیدہ و دو جہان ہے + جو شخص خاص معمران مکہ معظمہ دیندار ہیں
 وہ میرے نزدیک مثلِ ایلچیانِ کبار ہیں + وہ میرے جہانِ خوش عنوان
 با وقار ہیں + وہ میری حفاظت و حمایت میں لیل و نهار ہیں + وہ میرے
 امن و امان میں شکر گزار ہیں + وہ میرے ہمسائی رحمت میں سمائے
 قربت میں سرشار ہیں +

وہ ہمسایگانِ خدا بالیقین نہ غالب ہوئے اونپہ ہرگز شہان وہ ہیں شہرِ ایزد میں اہلِ جلال سماعیل سے تا بروزِ شمار سوا حکمِ احمد شہِ مہرسلان جو بلدِ آمین کے خصائصِ مہم وہ ہیں بحرِ زخار بس بیکینار	وہ امن و حفاظت میں ہیں یقین مگر مصطفیٰ کے مشہد و جہان وہ ہیں کعبہ کعبہ سے اہلِ کمال نہ مامورِ حکمِ رسل وہ کبار حبیبِ خدا شافعِ امتان جو اہلِ حرم کے نفاسِ تمام وہ اس مختصر میں نہوں آشکار
---	---

خیوری بھی قول ہے پر جمال
 وہ دارِ خدا میں خدائے جلال

تشوِیقِ طہرانی میں مسطور ہے + کہ حدیثِ مرفوعہ میں اسطور مذکور ہے +
 کہ تحقیق اہلِ زمین کی طرف ہر شب دیکھتا ہے پروردگار + پس پہلے
 جنکو دیکھتا ہے نظرِ رحمت سے وہ ہیں اہلِ حرمِ پُر انوار + پس بخشے

صلوة غیر منحصر مد اہل

وروی الطبرانی فی التثویق - رحمۃ اللہ بلطفہ العتیق - حدیثاً مرفوعاً
 بان اللہ تعالیٰ ینظر کل لیلۃ الی اہل الارض فاقل من ینظر الیہم بالرحمة
 اہل الحرم من راء طائفاً غفرلہ ومن راء مصلیاً غفرلہ ومن راء جالساً
 مستفیلاً لکعبۃ غفرلہ فتقول الملائکۃ واللہ اعلم بذلك ربنا لم
 یبق الا المائتین فعول اللہ ببارک وتعالی والما تومن حول بیتی الحقوہم
 بہم وروی الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من زبر الخاریع عن ابن عباس علیہم
 رضوان اللہ ملک المائتین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل
 علی ہذا لیلۃ کل یوم مائتہ وعشرون رحمۃ ستون لائتافین واربعون
 للمصلین وعشرون للناظرین یعنی وہب بن منبہ سے مناسک علامہ قرشی
 بین مسطور ہے کہ اسطور فرمان حضرت ملک منان بالطف و احسان پر نور
 ہے کہ جو شخص اہل مکہ معظمہ کو رکھے بالامن و امان یعنی کسی طور او نگو کچھ اذیت
 نہ دے کوئی اہل ایمان تو لا بد اس کے لئے واجب ہو میرا امن بیکران وہ
 میری نگہبانی میں لاریب داخل ہو اور ہر طور وہ میری حفاظت سے
 واصل ہو اور جس شخص نے اہل مکہ مکرمہ کو خائف کیا اور بے امن و امان
 تو تحقیق اس نے حقارت کیا میری ذمہ داری کی بگیان اور واسطے
 ہر ایک پادشاہ کے خاص ایک جائے نظام ہے حصول مرادات علایا
 کا وہی مقام ہے وہی دار السلطنت مرجع خاص و عام ہے اور وسط
 مکہ معظمہ جو ایک جائے مختار و پسندیدہ ہے وہی میرے لئے خاص مقام

روی الترمذی عن سلمان علیہما الرضوان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان لا تبغضنی یا سلمان فتعارق دینک قال کیف ابغضک ویا
 هذا نا اللہ تعالیٰ قال ان تبغض العرب فتبغضنہ وروی ابن عساکر عن جابر
 علیہم رضوان اللہ القادراتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب
 من الايمان وبغضہم کفر وروی المحاکر فی مستدرک عن انس رضی اللہ
 عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب العرب ايمان وبغضہم
 نفاق وروی الطبرانی فی الاوسط مر فوعاً حب قریش ايمان وبغضہم کفر
 وحب الانصار من الايمان وبغضہم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن
 ابغضہم فقد ابغضنی وروی البیهقی فی کمالہ عن ابن عمر علیہم رضوان اللہ
 الاکبر مر فوعاً من احب العرب فحببتی احبہم ومن ابغضہم فبغضت ابغضہم
 یعنی صاحب جامع ترمذی حضرت سلمان فارسی سے روایت لاتے ہیں کہ جناب رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم التسلیم ایسا فرماتے ہیں کہ نہ بغض جان تو مجھ کو ایسا سلمان والا مفارقت
 کرے تو تیرے دین بگیاں تب عرض کیا حضرت سلمان کہ اے سید الشریع جان
 کیونکہ بغض کھو نہیں آگی ذات جو ہے نور بخش ایمان پس فرمایا آپ نے کہ اگر
 بغض رکھے تو عربوں سے اے ذی شعور تو بغض رکھا تو نے مجھے بالضرور
 اور یہ بھی فرمان جناب سید الانام ہے درود رب ودود او نیر علی الدوام
 ہے کہ محبت حضرات عرب کی لاریب موجب ایمان ہے اور بغض رکھنا
 اون سے کفر و نفاق بگیاں ہے یہ حدیث تاریخ ابن عساکر و مستدرک
 حاکم میں مسطور ہے بروایت حضرت جابر و انس بن مالک مذکور ہے

جاتے ہیں نمازی اور طائفین + اور وہ لوگ جو مستقبل کعبہ میں جاسین +
 پس عرض کرتے ہیں فرشتے کہ ای خالقِ آسمان و زمین + کیا حکم ہے اونکا جو
 باقی ہیں نائین + پس فرماتا ہے ارحم الراحمین + کہ بخشا میں نے اونکو جو گردِ کعبہ
 ہیں نائین + یہ سوتے بھی اون جاکتوں سے ہوئے ملحقین + اہل مکہ سوتے
 اور جاگتے دونو ہیں مغفورین + اور یہ حدیث بھی معجم کبیر طبرانی میں مسطور ہے +
 کہ سطور فرمانِ حبیبِ ربِّ غفور ہے + کہ ہر روز ایک سو بیس رحمت پر وگزار
 کعبہ شریفہ پر ہوتی ہے شمار + اونین سے ساٹھ رحمت اونکے لیے جو طائفین
 ہیں + اور چالیس اونکے لیے جو نماز نفل پر قائمین ہیں + اور بیس اونکے
 لیے جو خانہ کعبہ کے ناظرین ہیں + یعنی نہ وہ طواف کریں نہ بطور نفل مصلین
 ہیں + اپنے کاروبار لین دین میں مشغولین ہیں + ساکنانِ کوچہ و بازار
 ہیں + محض دیدِ خانہ کعبہ سے حظہ بردار ہیں + تو بیس رحمت سے ہر روز
 وہ بھی ستر ہوں + **وَاللّٰهُ الْمَلِکُ الْعَلِیْمُ دُرِّ مَا فِیْ هٰذَا الْکَلَامِ**

طوبی لمن طاف بالبيت العتيق وقد	لجأ الى الله في ستره واهجار
ونال بالسعي كل القصد حين سعى	وطاف جهراً باركان واستاد
ذال السجد الذي قد نال منزلة	علياء في دهره من كل اوطار
وكل من طاف بالبيت العتيق غداً	بين الورا معتقاً حقاً من النار

بیانِ خوش تبیان + کہ حبِ عرب موجبِ ایمان + اور
 بغضِ اونکا کفر موجبِ خسار

عن حکم الجاسر ولو جازو کہ یزول عند مشرف مساکنہ فی الدار کیف
ماد انزل یرجی ان ینتقم لہ بالحسنی وینتقم بقریب الصورة والمعنی باعتبار
من صواب جواب المجنون * لا ھل الا وہام والظنون *

سرای المجنون فی البیداء کلباً فلا مواء علی ما کان منہ فقال ادع الملامۃ ان عینی	قد لہ من الاحسان ذیلاً وقالوا لم مسحت الکلب نیلاً راۃ مرۃ فی حی لیلاً
--	---

فملخص الکلام فی هذا المرام یہ کہ محبت قریش و انصار * اور سائر
عرب ذوی الاقتدار * موقوف نہیں صلاحیت اعمال پر * اور معبود
نہیں فلاحیت احوال پر * کیونکہ تخصیص محبت عرب و قریش و انصار
اور خصوصیت مودت اہل حرمین شریفین بلا انکار * اخبار صحیحہ اور آثار
یلمحہ سے ثابت ہے عند اولی الابصار * اور حق ہمسایہ بلا قید صلاحیت
اعمال اور بغیر عہد فلاحیت احوال حدیث میں مذکور ہے * چنانچہ نبویہ
لذنیۃ اور خلاصۃ الوفاء میں مسطور ہے * کہ بطور ہے فرمان صدق عن
جناب سید مختار * کہ مازال جبریل یوصینی بالجملہ و لو یخص جاد ادق
جاد یعنی ہمیشہ نصیحت کرتا ہے مجھ کو جبریل بامر پروردگار * حق ہمسایہ
سے مطلقاً بلا صلاحیت و فلاحیت کردار * خواہ ہمسایہ نیک اعمال
ہو خواہ بد اطوار * بہر طور حق ہمسایہ از جہت ہمسائیگی ثابت ہے
بلا انکار * اور محبت صاحبین کی علی العموم شرعاً مامور ہے * اور اعزاز
و اکرام اون کا عموماً لازم بلا فتور ہے * پھر قید صلاحیت کی محبت عرب و

اور یہ بھی فرمانِ حضرت حبیب الرحمن ہے کہ محبت قریش و انصار کی
 لاریب علامتِ ایمان ہے اور بغض رکھنا اولئے لابد موجبِ کفر و خسر
 ہے۔ محبت رکھنا اولئے عینِ محبتِ میری ہے بلا انکار اور بغض رکھنا
 اولئے عینِ بغضِ مجھے ہے آشکار۔ یہ حدیثِ اوسط طبرانی میں مسطور ہے
 اور دلائلِ بہتقی میں بھی مذکور ہے۔ یقول المولف المسکین انا فہ اللہ
 رحیق المحبین۔ ان جہم لیس موقوف علی کونہم صالحین۔ وما ہو مشرط
 علی بعدہم عن الطالحین۔ بل ہو مقصود بلا قید الصلاحیۃ فی اعمالہم
 ومعہود بغیر الفلاحیۃ فی احوالہم۔ نعم ہذا بشرط بقاء الایمان۔ والا جتنا
 عن مذاہب الحسنان کا لرفضیۃ والاعتزالیۃ۔ والوہابیۃ والحاجریۃ
 لا سیما حب سکان الحرمین الشریفین۔ نہاد اللہ شرفہما فی الدارین۔ فاعل
 مکہ حیدران رب المشرقین۔ لہم الضمان والامان الراغبین۔ واما اہل
 مدینۃ الاسلام۔ قۃ دار السلام۔ قریۃ الانصار۔ خیر الامم
 مقر القبول حرم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ وعلی آلہ واصحابہ وذوہم
 فہم فی کنف جوار الحبیب۔ لہم من قریۃ اوفر النصیب۔ فاعظم اہل الحرمین
 وفخیم سکان البلدین۔ وقد عرفت فضلہم بحق القرب والحوار۔ وعظمت
 الاساءۃ لا یسلب عنہم اسم الجلمہ۔ وقد قال نبینا وشفیعنا المختار
 صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار۔ ما نزال جبریل یوصیننی بالجلمہ
 ولم یخص جار ادون جار۔ فان اساء شخص من تلک الکبیر۔ فلا
 یتزلک اکرامہ ولا ینقص احترامہ عندا ولی الا بصلمہ۔ فاند لا ینخرج

تو مجنون نے اوسکو دیا یہ جواب
 کہ مجکو ملامت نہ کر زینبار
 تو ہے ناظر نقشہ آب و گل
 بچشان مجنون تو دیدی اگر
 ہوا کوئے کیلا میں اوسکا گذر
 تو اوس پاؤں پر تین ہوا جان نثار
 کیا مس جس پاؤں سے کوئے یار
 کہ از مس مغفور مغفور دان
 جو اس دست بوسی سے عفران ہے
 کہ یہ دست بوسی برائے عوام
 سگ کوئے دلدار پر ہر زمان
 جو تقبیل پا اوس پہ جان ہونثار
 سگ کوئے جانان کا جب یہ مقام
 جو عشاقِ خیر الورا از عوام
 جو ہمسایگانِ رسول و خدا
 کوئی کار ہوا ونسے گر آشکار
 تو او سپر نہ ز نہار کر تو نظر
 وہ ہمسایہ اسین نہ ہرگز کلام
 خطا و سکی بخشتہ خدا و رسول

جواب لیسان زبے پے صواب
 کہ تو نقشِ ظاہر ہے جان نثار
 عین شیدائے جانان جو ہے جان و دل
 ندیدی تو شکے ازان خوب
 تو فوراً پری اوس پہ میری نظر
 دیا بوس اوسکو بجز و وقار
 تو وہ پائے مغفور نزدیکبار
 مصافح میں یہ سب سے بیگان
 تو اوس پائے بوسی سے رضوان ہے
 وہ تقبیل پا ہے برائے کرام
 خدا جان عشاق ہے بیگان
 تو خوشنود ہوا و ستے پروردگار
 تو کیا رتبہ جارِ خیر الانام
 نہ مجنون سے ہرگز وہ در عشق خام
 تو جان اونکے اقدام پر ہے خدا
 کہ شرعاً وہ ممنوع نزدیکبار
 کہ اوستے نہ ہمسائیگی کو خطہ
 وہ جارِ خدا و شفیع الانام
 وہ لاریب ہمسایہ اہل قبول

قریش و انصار میں بے فائدہ ہے + اور تفتیدِ فلاحیت کی مودتِ اہلِ حرمین شریفین میں بے عائدہ ہے + کیونکہ خصوصیت ان حضرات کی قیدِ مذکور سے باطل ہو + اور قُربِ جوارِ اہلِ ذواتِ ستودہ صفات کا تفتیدِ مسطو سے عاقل ہو + پس مبادا اگر کسی شخص اہلِ حرمین شریفین سے کوئی کارِ غیرِ مشروع ظہور میں آوے + تو اس جہت سے اوسکے اکرام و احترام میں کچھ نقصان و فتور نہ کیا جاوے + کیونکہ بہ سببِ بعض اعمالِ بدِ حق ہمسائگی باطل نہیں ہوتا زینہار + اور نہ اوسے زائل ہوتا ہے اسمِ جار + بلکہ اُمیدِ قوی یہ ہے کہ بہ سببِ قُربِ ہمسائگی وہ عملِ بدِ اوسے مغفور ہو + اور اوس ہمسایہ کا خاتمہ طفیلِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم باخیر ہو فور ہو + اور اس جوابِ پُرِ صوابِ مجنون سے دلِ عاشقِ مسرور ہو + اور زنجارِ اعتراضِ مرآتِ قلوبِ مُعترضین سے دور ہو۔ شعر

بگوشِ صداقت بہوشِ عظام
اوسے دیکھ مجنونِ بصدقِ عیان
کہ اوسپر ہوا سیرِ باطنِ عیان
تو اوسکو کہا پھر ملامتِ کُنان
کہ تو پائے سگ پر فدا بیچگون
شب و روز مقعد کو اے حق شناس
سجاست میں دائم گرفتار ہے
ہنر سے نہ ماہر ملامتِ کُنان

سنو مجھے اے دوستانِ کرام
کہ لیکر وز صحرا میں سگِ تھاروان
اٹھا بہرِ تعظیم با شوقِ جان
دیا بوسہ بر پائے سگِ شادمان
کہ مجنون ہو اتھکوا ز بس جنون
اسی پاؤں سے وہ کرے ہی مسال
ہمہ سگ سگی میں وہ سرشار ہے
کیا اوسکی از بس مذمتِ عیان

وہ اہل عرب سے رکھے کب و داد
 چہ جائے کہ وہ ادائے حقوق
 جو حرمین ہیں دارِ امن و آمان
 جو سگانِ امنین خواص و عوام
 وہ ہمسایگانِ خدا و رسول
 مقامِ شفاعت میں وہ بالیقین
 مدینہ میں جو سنیانِ کرام
 نہ گزرے کوئی کفر پر زینہار
 جو سگانِ حرمین ہیں سنیان
 جو اولادِ ابنِ غیبرہ عیان
 حقاقت کریں اہل حرمین کی
 کہیں اونکو حربی وہ قاسمی لان
 خدا کا غضب منکروں پہ مدام
 وہ موزیئے سگانِ حرمین ہیں
 وہ موزیئے خیر الورا سگیان

کہ ہے دشمنِ ذاتِ خیرِ العباد
 کہ ہے خبیث لطف سے اُس کا علوق
 وہ دارِ حبیبی شہرہ و چہان
 حبیبِ خدا پر فرا وہ مدام
 علیٰ حبِ ربّہ وہ اہلِ قبول
 مراتب میں وہ جملہ ہیں سائقین
 تو ہو خاتمہ خیر النکاح مدام
 جو اہلِ حبیبی ہیں نزو و کبار
 تو اُن پر کریں منکرین بدگمان
 تو انکی مذمت کریں پر بیان
 نہ حرمین بل شاہِ ثقلین کی
 کہ حرمین ہرگز نہ جائے آمان
 وہ ابنِ مغیرہ وہ ابنِ حرام
 وہ دارین میں بسکہ پرشین ہیں
 تو ہے اونپہ لعنِ خدا کے جہان

وہ ہیں جبکہ ملعونِ ربِّ العباد
 تو دائمِ خیروری سے اونکو عناد

بیانِ زیلۃ الرجال والنساء من اہل السنۃ قبر جنبا تھا تو الانبیاء
 والہم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ الرجبین الیہ

وقی صحیح مسلم عن عائشۃ الصدیقة رضی اللہ عنہا أنها قالت کیف أقول یا رسول اللہ
 فی زیارة القبور قال قولہ للسلام علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین قال الحافظ النووی
 فی المنہاج قد رسلہ سہ الوہاج فیہ دلیل جواز زیارة القبور للنساء ^{مت} قال العلما
 علی الغامی رحمہ اللہ الباری فی شرح المشاک المتوسط ان الرخصة فی
 زیارة القبور ثابتة للرجال والنساء جميعا هذه ملتقطہ من الشہاب
 الحسین من کتابی نجوم المبین واللہ یرہدی بہ المتقین + اسے عزیز وافر
 تمیز + ملکون بعیدہ سے جانا واسطے زیارت مرقد جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ
 والتسلیم کے + اور قطع مسافت کرنا ساتھ انحراسی و محبت قلب سلیم کے واسطے
 مردون کے اعظم قربات ہے + اور واسطے عورتوں کے ان نعم طاعات ہے
 اور سبب حصول اعلیٰ درجات ہے + پس لاریب یہ واجب ہے بالاتفاق +
 ہر ایک اہل ایمان پر علی الاطلاق + ہر ایک مسلم و مسلمہ کے لئے اس میں بشارت
 سلامتی ایمان ہے + حدیث من زار قبرہ یموت کما یشاء تعنی خوش
 بیان ہے + اور ثبوت اس وجوب کا قرآن و احادیث سے آشکار ہے +
 اجماع امت اور قیاس ائمہ مجتہدین سے بلا انکار ہے + اولہ قاطعہ
 اور براہین ساطعہ سے یہ بیان آشورین جلد نجوم المبین میں مفصلاً انکار
 ہے + اور سوائے زیارت قبر جناب شفیع الامم + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + دیگر
 قبور مؤمنین کی زیارت کو جانامرد و عورت کے لئے مسنون ہے + نزدیک
 اکثر ائمہ دین کے یہی حکم نہایت یسوں ہے + پس عورتوں کے لئے جانا واسطے
 زیارات قبور کے مستحب ہے اس میں کچھ کلام نہیں نزدیک اہل شعوہ کے

اعلم ايها السارق الصفي + والحبيب المحاذق الوفي + ان الذهاب الى مرقد نبينا المعظم
صلى الله عليه وآله وسلم + يقطع المسافة من الامكنة البعيدة + بالاحكام والسكنة
الحميدة + الرجال والنساء + من اهل الحجة الايمان + من اعظم القربات وافخم
الطاعات + والموجب ليل للدرجات فلا هزيمة انه من الواجبات + وقد ثبت
ذلك بالكتاب والسنة + والقياس الجلي واجماع الامة + كما هو مشروع
في الجزء الثامن العشرين + من كتابي نجم المبين لرحم الشياطين + واما الذهاب
الى قبر غيرة عليه الصلوة والسلام + وعلى آله واصحابه البررة الكرام + فهو للرجال
مسنون بالاتفاق + وعند اكثر العلماء على الاطلاق + ففي مستحبه للنساء + كما شك فيه
عند ذوى الايمان + قال جبر الامة سيدنا عبد الله بن عباس + سيدنا علي عليه
رضوان الله سلات الناس + كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى كثير من
زيارة القبور ثم رخص فيها مطلقا للرجال والنساء فقال كنت نهيتكم عن
زيارة القبور فزوروها فانها تدرككم الاخرة هكذا في كشف الغم وروى
الحاكم بن سيدنا علي رضي الله عنه ان فاطمة الزهراء رضي الله عنها كانت تزور
قبر عم سيدنا حمزة رضي الله عنه كل جمعة فتصلي وتبكي عنده وترمه وتصلح
وتعلم بالحجر قال ابن مليكة رضي الله عنه اقبلت عائشة الصديقة رضي الله عنها
يومئذ من المقابر فقالت يا امر المؤمنين اليس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى
عن زيارة القبور فقالت نعم ثم امر بها قال في الحجر الرائق والاصح ان الرخصة ثابتة لها قال جامع
المؤمنين زيارة القبور مستحبة للرجال كذا للنساء على الاصح قال في المذاهب ان الرخصة في زيارة القبور
ثابتة للرجال والنساء وهذا هو مذهب الامة الثلاثة وعن الامام احمد فيها روايتان والخلاف عند الجواز

فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ أَهْلَ خَدَعٍ نَزَارِ وَكَرِيهٍ وَزَارِي نَزْدِ قُبُورِ بَجَالَانِي تَحْقِينِ + اور فطرت و اصلاح
 قبر اور اوسکے گرد اگر دستچرون سے علامت فرماتی تھیں + اور کتاب ایماء العلوم
 میں یہ حدیث مذکور ہے + ہر روایت ابنِ ملیکہ رضی اللہ عنہ مسطور ہے + کہ حضرت عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان کو جاتی تھیں + اور زیارت قبور حسب طریق مبرور
 بجالانی تھیں + ایک روز ابنِ ملیکہ کی حضرت عائشہ صدیقہ سے اثنائے راہ قبرستان
 میں ملاقات ہوئی + ابنِ ملیکہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ زیارت قبور میں عائشہ صدیقہ
 سے میری یہ مقالات ہوئی + پس عرض کیا میں نے کہ اے ام المؤمنین + کیا نہیں منع
 فرماتے تھے زیارت قبور سے سید المرسلین + تو فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ ہاں اول
 منع فرماتے تھے غائم النبیین + پھر آپ نے فرمایا زیارت قبور کا صلی اللہ علیہ وآلہ
 اجمعین + اور بحر رائق اور جامع الرموز اور منہاج امام نووی اور منکب
 متوسط علی القاری اور فتح المنان میں مذکور ہے + کہ رخصت مرقومہ زیارت
 قبور مرد و عورت دونوں کے لیے بالضرور ہے + اور یہی مذہب ائمہ اربع مجتہدین
 کا مشہور ہے + اور ایسا ہی صحیح مسلم کی شرح امام نووی میں تحت اس حدیث کے
 مسطور ہے + کہ عائشہ صدیقہ نے سوال کیا کہ زیارت قبور میں کیا پڑھوں ہیں
 یا شفیع المذنبین + تو فرمایا آپ نے کہ پڑھ تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
 نا نوین جلد کتاب نجم المبیین سے یہ روایات چیدہ ہیں + حضرات اہل سنت
 و جماعت کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہیں + وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ لِلْسَّادِ
 وَمِنْهُ الْهُدَايَةُ وَالرِّشَادُ

حضرت عبد اللہ بن عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث مذکور ہے کہ کتاب کشف اللہ تصنیف عبد الوہاب شعرائی میں مسطور ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام زیارتِ قبور سے منع فرماتے تھے اکثر اوقات پھر اپنے رخصت دیا زیارتِ قبور کی بعد رغبات و واسطے مردوں اور عورتوں کے علی الاطلاق اور یہ رخصت اس فرمان سے ثابت ہے بالاتفاق کہ کُنْتُ مُبْتَغًی عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ یعنی فرمایا ہے جناب رسول مقبول نے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اکثر اوقات منع کرتا تھا میں نہ کہ زیارتِ قبور سے اسے اے اربابِ حبِ حیم! پس ب زیارت کرو تم قبور کی بہ استفادہ و افادہ با قلب سلیم کہ تحقیق وہ زیارت یاد دلاوے گا و احوالِ آخرہ اور اسے حاصل ہو کہ نصیحت و عبرتِ فاخرہ زیارتِ قبور باری موت کو یاد دلاوے ہو و اوہوس اور طولِ ملی کو دلے محو فرماوے و اسوہ شیطانی اور ہو جس نفسانی مطلقاً بھول جاوے اور یہ آیت پڑھایت صدق جنان سے ورد زبان ہو بلا امتراء کہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۚ

۱۔ زخالت آفریدہ خاکیا بیدار باش | خاک بودی خاک گدی میانِ بشار باش

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے ہیں کہ بروایت جید حاکم وغیرہ محققین اپنے کتب میں لاتے ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر جب کو مدینہ منورہ سے با صدق و صفاء قریب جبلِ احد پہر زیارتِ قبر سید الشہداء امیر حمزہ چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تشریف لیباتی تھیں اور بمقتضائے خواہے صدق تمام

خاتم الطبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

<p>فضلِ جملہ خلایق نورِ یزدان بیکمان ظاہر و باطن وہی یکم کز دوز و زمان احدیت او کہ ہویدا ستر کون و لامکان ظاہر و باطن وہی یکا مریئے جہان بے شراکت منزہ و وحدہ وہ جان جان بعد حق بجان ربی و در دہر روح و روان اشرف جملہ خلایق او کے جو ہر ساجگان نور ایمان سہمی و اللہ نزد عارفان ہے یہ شکات مصابیح الہدیٰ امی مضران مطلع فیض محمد سے یہ طالع ہر شبان منزل نور الہی نور بخش قدسیان و اتق جملہ حج ہم صادق جملہ بیان تب فدا و سپر ہو عشاق سید الزحان</p>	<p>صد ہزار ان شکر ذاتِ مظہر کون و مکان اوّل و آخر وہی کفاتح و خاتم ضرور وہ علیم علم ایزد ما بر سر خدا مظہر ستر بوبیت وہی ہی لا کلام ہے محاسن مین عدیم مثل وہ نور خدا وہ صفات ذات قدیمی جملہ فعل و قول مین فرشیان غرشیان او مشرف بالیقین یہ عقیدہ ہے سدیدہ بس حمیدہ کاملین اس سالہ مین سلالہ او سکا ہی بس آشکار درج در نور ایمان برج بدر معرفت مظہر جملہ مراتب مظہر اوصاف حق ناطق مدح مدینہ مسکن خیر الورا مطیع ہادی اطاعت مین جمیہا جب نگار</p>
---	---

پھر نہ آئی بگوش و گوش و ات بر ملا

ہیہ ایمان جویری روح دل چنان

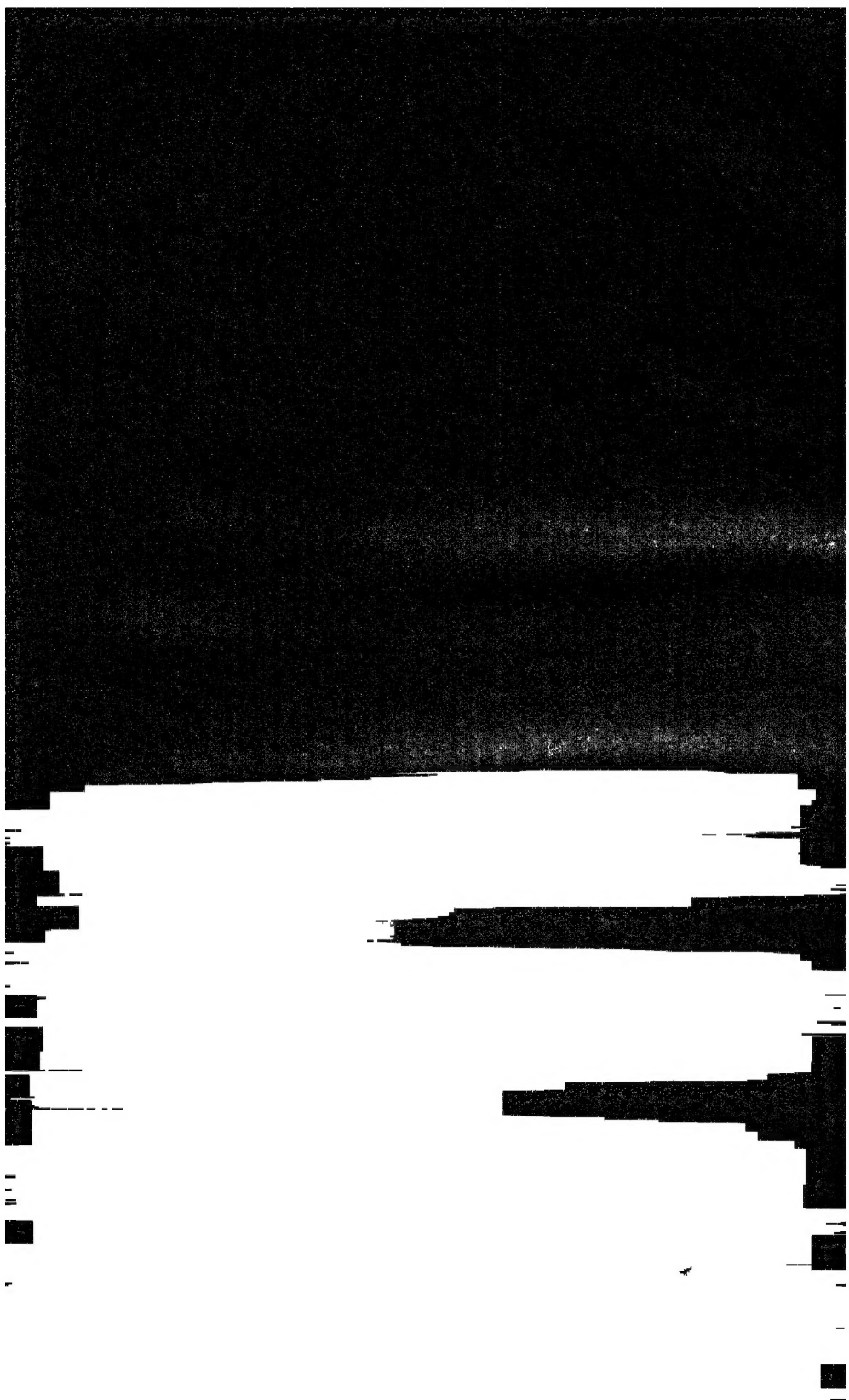
<p>فرق احمد پر تصدیق چون نجوم آسمان نیز مکان مدینہ پر جوہن و مہنیاں</p>	<p>در مصاوت الہی لو لوئے تسلیم حق الطہار و صحابہ پر الی یوم القیام</p>
---	--

والتسکین مصطفیٰ و مظهر روح خدا
 لا بد ظهور و المشرق است و هیولای محسن
 جمله زمین و آسمان جمله مکان و لامکان
 جو عرشیان و فرشتان خدا مونسک هر زمان
 طاهرین بنده بالیقین باطنین ^{العالمین} سبب
 و عابد و معبود و صاحب و مسجود
 احمد مکانین گمیان و واحد لا یسکان
 و لستوفی غیبتی جو بیان گمارمیت مژگان
 عرش و همه و عرشیان کعبه همه و مکان
 تخت مدینه جنات و شکفته چو جان
 است شافع جلد رسل و نافع جز و کل
 در و دلی کی جود و اگر طاعت و مکمل و عطا
 بجه مدینه و دلم با آه و ناله پیرالم
 اوس آستانه پر یه جانم رهم رهم کنا
 جیسا تو لی غمخواه و اسکا تو سب غمخور
 است شمع کنز کردگار دل و خفته پیرانه و

و کنز نور کبریا جان و جان و سپه خدا
 و نور ایمان کا وطن بیشک و ہی میر خدا
 اوست همیشه بین عیان و نور ذات کبریا
 حب محمد و حیرت جان او نجا و طیفه بر ملا
 و نور قرآن مبین قرآن ناطق و مصطفیٰ
 و حامد و محمود و شافع روز جزا
 و سیم بر خد درمین و و حد و بین الفرا
 و سیر مطلق جان جان حب و خفا و کی صفا
 و وردا و نگار زمان خاک و عین کمال
 آنها چشمون روان هر آن بر صبح و مسا
 و رافع ارباب مل بنار و روضه بقا
 ما هر زمین تیر و سوا اوس در گوی شها
 یا سیدی رب الامم بنما وصال جان فزا
 و طائف روضه روان سجانه رب العالم
 جبر و کما تو دلدار و و نزار کب و سهر سرا
 پروانه او سکونینهار جز و ریت طالق

آمد دافغنی یا حبیبی یا حبیبی
 بهر همه آل حبیب مسکین و خیر کی دعا

صلوات و تسلیم آید بر فرق محبوب صمد
 باد القصد و بقصد مع آل علی مصطفیٰ



اعلان خوش برسان

مرآتِ خاطر خطیر اور آئینۂ ضمیر منیر کا فہ انام بہ خواص و عوام رجاء
ظہور نور ہو + اور گوشِ ہوش تجار اور ہر ایک اہل مطبوع
ہر دو مایا رس خبر صدق اثر سے خوب ماہر و مہر و رہو کہ آنحضرت
رسالہ سلالہ سنی بہ خیر الامصار مکینۃ الانصار مطبع
ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ میں نور بخش دیدہ اولی الاصدار ہوا۔
ہر لین روڈ نمبر مکان ایچ واکا لیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا۔ مالک مطبع
مذکور نقشبندی محمد ہدایت اللہ سلمہ اللہ مشہور ہے + بنان خوش عنوان
مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ عجالہ مسطور ہے + اور موافق قانون سرکار
نامہ دار دفتر جبر ہے گورنمنٹ میں مندرج حسبِ ستور ہے + پس کوئی صاحب
قصد چھاپے یا چھپوانے اس رسالہ خیر الامصار مکینۃ الانصار کا
ہرگز انفرام + والا بجائے حصولِ نفع باری نقصان و مضرت اٹھاوے +
چرا کار سے کند عاقل کہ بات آر ویشیانی + کیونکہ جمیع حقوق رسالہ مرقومہ
مقتدر اس موافق سکین کے محفوظ ہیں + ہر دو اس شہر و اعیانہ کے
لئے وہ ثابت و ملحوظ ہیں + اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ مطلقاً
و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امر تلہ لین مکان نمبر ۹ میں غلام یلین
صاحب کے دستیاب بالضرور ہو + قیمت رسالہ مذکورہ (۱۲) اشکار
ہے + یہ فرج دُر پر فرایداں فحیث ہے از زبان بلا انکار ہے شعر